عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۲۰ | ۲۱ تا ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ بمطابق ۱۳ تا ۱۹ جولائی ۲۰۰۱ء | شمارہ نمبر ۸

مسئلہ تقلید

اجماع و قیاس سے متعلق

استفتاء اور اس کا جواب

ختم نبوّت پر پابندی

قابلِ تشویش

عندیہ!

قادیانیت کی بیخ کنی

صدر مملکت

اسلام اور پاکستان پر

رحم کریں!!

سی بی آر کا قادیانی چیئرمین

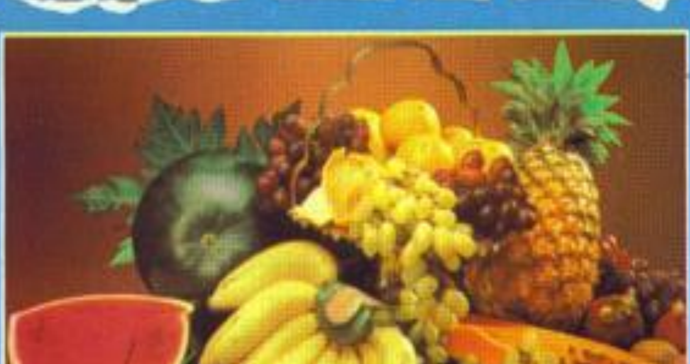

الرزّاق جل جلالہ

توضیح و تشریح

یہ کہنا کہ "تمام بنی نوع انسان اللہ کے بچے ہیں" غلط ہے:

س:...... کتاب...... جس کے مؤلف...... ایم اے ہیں، اس کے صفحہ ۱۸۳ پر لکھا ہے: "تمام بنی نوع انسان اللہ کے بچے ہیں" کیا یہ صحیح تحریر کیا گیا ہے؟

ج:...... جی نہیں! یہ تعبیر بالکل غلط ہے۔ حدیث میں مخلوق کو عیال اللہ فرمایا گیا ہے۔ "عیال" بچوں کو نہیں کہتے بلکہ ان لوگوں کو کہتے ہیں جن کی کفالت کسی کے ذمہ ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بیٹے اور بیٹیوں کی تقسیم کیوں کی ہے؟

س:...... سورۂ نجم آیت ۲۲ میں ہے: "تم اللہ کے لئے بیٹیوں کو اور اپنے لئے بیٹے پسند کرتے ہو، کیسی بری تقسیم ہے جو تم لوگ کررہے ہو۔" لیکن اللہ تعالیٰ خود ایسی تقسیم کرتا ہے کہ کیا یہ تقسیم بری ہے؟ واضح جواب دیں۔

ج:...... مشرکین مکہ، فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے، قرآن کریم میں مختلف دلائل سے ان کی تردید کی گئی ہے۔ سورۂ نجم کی اس آیت میں ان کی تردید یوں کی گئی ہے کہ: جس صنف کو تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے، اس کو خدا کیلئے تجویز کرتے ہو، یہ کیسی بری تقسیم ہے؟ حق تعالیٰ شانہ کا بعض کو بیٹے، بعض کو بیٹیاں اور بعض کو دونوں دینا اور بعض کو بانجھ کردینا اس کی کمال قدرت کی دلیل ہے اور اس میں گہری حکمت کارفرما ہے کہ جس کے حال کے جو مناسب تھا وہ معاملہ اس سے کیا۔

زلزلہ کے کیا اسباب ہیں اور مسلمان کو کیا کرنا چاہئے:

س:...... کراچی میں زلزلہ آیا زلزلہ اسلامی عقائد کے مطابق سنا ہے کہ اللہ کا عذاب ہے۔ براہ کرم اطلاع دیں کہ زلزلہ کیا ہے؟ واقعی عذاب ہے یا زمین کی گیس خارج ہوتی ہے یا ایک اتفاقی حادثہ ہے؟ اگر یہ اللہ کا عذاب ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

ج:...... زلزلہ کے کچھ طبعی اسباب بھی ہیں جن کو طبقات ارض کے ماہرین بیان کرتے ہیں مگر ان اسباب کو مہیا کرنے والا ارادۂ خداوندی ہے اور بعض دفعہ طبعی اسباب کے بغیر بھی زلزلہ آتا ہے۔ بہرحال ان زلزلوں سے ایک مسلمان کو عبرت حاصل کرنی چاہئے اور دعا و استغفار، صدقہ و خیرات اور ترک معاصی کا اہتمام کرنا چاہئے۔

سکھوں کا ایک سکھا شاہی استدلال:

س:...... پردیس میں سکھ لوگ ہمیں تنگ کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس سوال کا جواب اپنے علماً سے لے کر دو، سوال یہ ہے کہ: ہر شخص پیدائشی طور پر سکھ ہوتا ہے ہندو یا مسلم بعد میں بنایا جاتا ہے، دلیل یہ دیتے ہیں کہ اوپر والے نے جس حالت میں تمہیں بھیجا ہے تمہیں وہ اچھی کیوں نہیں لگتی مختلف تبدیلیاں کیوں کرتے ہو، یعنی بال کٹوانا یا ختنہ کروانا وغیرہ وغیرہ کیا اس نے غلط بنا بھیجا ہے؟

ج:...... ان لوگوں کو یہ جواب دیجئے کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے، اس کے دانت بھی نہیں ہوتے ان کو بھی نکال دیا کرو اور اگر کسی کے پیدائشی طور پر ایسا نقص ہو جس کے لئے آپریشن کی ضرورت ہو تو کیا وہ بھی نہیں کرایا جائے گا؟

حقوق اللہ اور حقوق العباد:

س:...... خدا کا بندہ حق اللہ تو ادا کرتا ہے لیکن حق العباد سے کوتاہی برت رہا ہے۔ اس کی مغفرت ہوگی کہ نہیں؟ حق العباد اگر پورا کررہا ہے کسی قسم کی اپنی دانست میں کوتاہی نہیں کررہا ہے مگر حق اللہ سے کوتاہی کررہا ہے کیا اس کی مغفرت ممکن ہے؟

ج:...... سچی توبہ سے تو سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں (اور سچی توبہ میں یہ بھی داخل ہے کہ جن لوگوں کا حق تلف کیا ہو ان کو ادا کرے یا ان سے معافی مانگ لے) اور جو شخص بغیر توبہ کے مرا اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ وہ خواہ اپنی رحمت سے بغیر سزا کے بخش دے یا گناہوں کی سزا دے۔ حق العباد کا معاملہ اس اعتبار سے زیادہ سنگین ہے کہ ان کو ادا کئے بغیر آخرت میں معافی نہیں ملے گی۔ ہاں اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ خصوصی رحمت کا معاملہ فرمائیں اور اہل حقوق کو اپنے پاس سے معاوضہ دے کر راضی کرادیں یا اہل حقوق خود معاف کردیں تو دوسری بات ہے۔

مردہ جنم شدہ بچہ آخرت میں اٹھایا جائے گا:

س:...... ایک ماں سے جنم شدہ مردہ بچہ کیا جنت یا آخرت میں اٹھے گا کیونکہ زندہ بچے تو ضرور آخرت میں اٹھیں گے۔ ذرا وضاحت فرمائیے۔

ج:...... جو بچہ مردہ پیدا ہوا، وہ بھی اٹھایا جائے گا اور اپنے والدین کی شفاعت کرے گا۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ: خواجہ خان محمد

سرپرست: [illegible]

مدیر اعلیٰ: عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ: مفتی محمد جمیل خان

مدیر: اللہ وسایا

۲۱-۲۷ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ بمطابق ۱۳-۱۹ جولائی ۲۰۰۱ء

جلد: ۲۰ شمارہ: ۰۸

☆ بیادگار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مفتی نظام الدین شامزی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆.........☆.........☆

سرکولیشن مینجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ہائیکل و تزئین: محمد ارشد خرم، کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا [illegible] ڈالر
یورپ، افریقہ [illegible] ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
[illegible]
زر تعاون اندرون ملک
[illegible]
چیک، ڈرافٹ [illegible] ختم نبوت
[illegible]
کراچی اکاؤنٹ [illegible] ارسال کریں

صدر مملکت!! اسلام اور پاکستان پر رحم کریں!! اسی پی آر کا قادیانی چیئرمین .... (اداریہ) 4
مسئلہ تقلید .... (الفضیلۃ الشیخ محمد عبداللہ السبیل) 6
قادیانیت کی بیخ کنی .... (حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب) 10
ختم نبوت پر پابندی قابل تشویش عندیہ!! .... (جناب عزیز الرحمٰن رحمانی) 14
عرب پالیسی ...... پاکستانی مسلمانوں کے لئے مشکلات .... (حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان) 15
اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اکمل نمونہ حیات .... (بیگم جواب سلطانہ قریشی سہام) 17
محسن کل کائنات .... (حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی) 18
خیر الانام ...... خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم .... (نظم) .... (احسان دانش) 22
توضیح و تخریج الرزاق جل جلالہ .... (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 26

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صدر مملکت اسلام اور پاکستان پر رحم کریں!!

سی بی آر کا قادیانی چیئر مین

جناب جنرل پرویز مشرف کے صدر مملکت پاکستان کا عہدہ سنبھالنے کے بعد سینٹرل بورڈ آف ریونیو (سی بی آر) میں جو پہلی تبدیلی لائی گئی ہے، اس میں سی بی آر کے پہلے چیئر مین ریاض نقوی صاحب کو ہٹا کر ان کی جگہ ریاض ملک قادیانی کو چیئر مین بنا دیا گیا ہے۔

ریاض ملک سیدھے طور پر سکہ بند، جنونی قادیانی ہے۔ وہ حکومت و ملک کا وفادار ہونے کی بجائے قادیانی مفادات کا علمبردار ہے اس کا والد عبدالحئی ملک اور والدہ دونوں قادیانی تھے۔ اس کی پہلی بیوی سکہ بند قادیانی تھی، کراچی کے ہفت روزہ "تکبیر" ۵/ جولائی ۲۰۰۰ء کی رپورٹ کے مطابق سی بی آر میں پہلے سے قادیانی افسروں کی ایک ڈار کی ڈار براجمان ہے۔ ایڈیشنل کلکٹر ایکسپورٹ ظہیر الدین ڈار قادیانی ہے، لاہور سی بی آر میں ڈاکٹر سعید قادیانی تھے جو بعد میں فیصل آباد میں ایڈیشنل کلکٹر بنے، جن کے ہاتھوں تشدد سے مسلمان تاجر قتل ہو گیا تھا۔ اسے سزا دینے یا معطل کرنے کی بجائے ڈرائی پورٹ کی پرائز پوسٹنگ پر بھیج دیا گیا، زاہد محمود چیف ایکسپورٹ قادیانی افسر تھا، کوئٹہ و پشاور میں تعیناتی کے دوران اسمگلنگ میں ملوث تھا۔ اسے ریاض ملک قادیانی نے امریکہ بھجوا دیا۔ سی بی آر میں ایڈیشنل کلکٹر محمد یحییٰ قادیانی ہے، جو آج کل پورٹ قاسم میں ہے ڈاکٹر منظور قادیانی جو ناصرہ کا رہنے والا ہے یہ بھی سی بی آر کا ممبر ہے۔ اسعد عارف ڈاکٹر منظور قادیانی کا سالا ہے یہ پورٹ قاسم اتھارٹی کا چیئر مین ہے۔

ان سب امور کے باوجود اب ریاض ملک قادیانی کو سی بی آر کا چیئر مین بنانا پورے محکمہ کو قادیانی نرغے میں دینے کے مترادف ہے۔ یہاں پر قادیانی لابی نا صرف رچائے گی، قادیانی تاجروں کی من مانی ہو گی، قادیانی تاجر، ملک بھر کے مسلمان تاجروں کو بلیک میل کر کے سی بی آر سے جان چھڑوانے کے لئے قادیانی بننے پر مجبور کریں گے۔ جو مسلمان تاجر جھانسہ میں نہیں آئیں گے، وہ پھنسا دیئے جائیں گے۔ ملک میں افراتفری ہو گی اور ہڑتالیں ہوں گی، لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو گا اور ملک عزیز اور حکومت کو ایک نئے بحران میں مبتلا کر دیا جائے گا، قادیانی ریاض ملک چیئر مین سی بی آر کو وزیر خزانہ شوکت عزیز کی اشیر باد حاصل ہے، وہ ان کے ناک کا بال ہیں، وزیر باتدبیر کے قادیانیوں سے رابطے اور قادیانی افسروں کی ناز برداری کی پہلے سے صدائیں بلند ہوتی رہی، جب سی بی آر سے ایک ہزار کرپٹ افسران کو نکالنے کی فہرست بنی تو اس میں جتنے کرپٹ قادیانی افسران تھے، ان سب کو فہرست سے خارج کر کے مسلمان افسروں کو شامل کر دیا گیا، ان کے مستقبل پر قادیانی تلوار چلا دی گئی۔

جناب صدر مملکت آخر یہ کیا ہو رہا ہے؟ چن چن کر تمام بے دینوں کو آگے لایا جا رہا ہے اور ملک کو قادیانی گروہ کے پاس گروی رکھا جا رہا ہے، ایک اسلامی ملک دستوری طور پر جس کا مذہب اسلام ہے، ایسے ملک میں مذہب کے دشمنوں کو نوازنا، اور کلیدی عہدوں پر براجمان کرنا، کیا یہ دستور سے انحراف نہیں؟ ریاض ملک جنونی قادیانی، قادیانیت نوازی کے جنون میں چن، چن کر قادیانیوں کو آگے لائے گا۔ مسلمان افسروں کو اپنے ناک کا بال بنائے گا، جو انکار کریں گے وہ ادھر ادھر کر دیئے جائیں گے، ہمیں یقین کامل ہے یہ قادیانی خناس جتنے دن چیئر مین رہا، اتنے سال سی بی آر کا محکمہ قادیانی شکنجہ سے نہیں نکل سکے گا۔ اس محکمہ کا قادیانی چیئر مین مستقل بنیادوں پر قادیانیت کو محکمہ میں اتنا مضبوط کر جائے گا کہ آنے والی مسلمان نسلیں اس کرب سے رہائی نہ پا سکیں گی۔

صدر مملکت آپ سے درخواست ہے کہ اسلام پر رحم کیجئے! مسلمانوں اور ملک عزیز پاکستان پر رحم کیجئے! اس قادیانی عذاب کے مسلط کرنے میں قادیانیوں کے دست و بازو نہ بنئے، اپنے وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز کے چہیتے قادیانی چیئر مین کو نہ صرف بے دست و پا کیجئے بلکہ اسے یک بینی و دو گوش نکال باہر کیجئے۔ یقین فرمائیے مسلمان قوم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے دشمن قادیانی گروہ کو اپنے سروں پر مسلط کرنا اپنی ایمانی غیرت کے منافی سمجھتی ہے۔ مسلمان قوم کی غیرت کا امتحان نہ لیجئے۔ اللہ رب العزت آپ کو صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

سی بی آر کے قادیانی چیئرمین نے چارج سنبھالتے ہی جو پر پرزے نکالے ہیں اس کی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے:

باخبر ذرائع کے مطابق سینٹرل بورڈ آف ریونیو میں اہم تبدیلیاں کی جائیں گی۔ سی بی آر کے کم از کم دو ممبر نئے مقرر کئے جائیں گے، متعدد چیف تبدیل کئے جائیں گے، بعدازاں ریجنل کمشنر، کمشنرز آف انکم ٹیکس، کسٹم سیلز ٹیکس سینٹرل ایکسائز کے کلکٹر، ڈپٹی کلکٹر، اسسٹنٹ کلکٹروں کے تبادلے عمل میں لائیں جائیں گے۔ نمائندہ جنگ کو معلوم ہوا ہے کہ وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز اور ریونیو ڈویژن کے سیکریٹری و چیئرمین سی بی آر ریاض احمد ملک باہمی مشورے سے سی بی آر کے نئے ممبروں کی تقرری کے لئے سمری ایک دو روز میں صدر و چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کو بھجوادیں گے۔ ان اہم عہدوں کے لئے کسٹم سیلز ٹیکس سینٹرل ایکسائز کے بنیادی پے اسکیل نمبر ۲۱ کے جن سینئر عہدیداروں کے نام زیر غور ہیں ان میں کسٹم سیلز ٹیکس سینٹرل ایکسائز ٹریبونل اسلام آباد کے ممبر محمد سلیمان، ڈائریکٹر جنرل کسٹم انٹیلی جنس محسن اسد، کراچی ٹریبونل کے ممبرز میر نواز، منظور علی، ڈاکٹر ظفر اقبال، لاہور ٹریبونل کے ممبر ظفر الحمید کے علاوہ پے اسکیل نمبر ۲۰ کے تین سینئر افسر سی بی آر کے کسٹم چیف ولی خان سی بی آر کے چیف سیلز ٹیکس ممتاز حیدر رضوی اور وزارت صنعت کے سینئر جائنٹ سیکریٹری یاسین طاہر شامل ہیں۔ سی بی آر کے ممبر سیلز ٹیکس کا عہدہ ریاض احمد ملک کے چیئرمین سی بی آر بننے سے خالی ہوا ہے یہ اضافی چارج ڈائریکٹر جنرل کسٹم انٹیلی جنس محسن اسد کے سپرد ہے۔ سی بی آر کے نئے چیئرمین باقی ماندہ ممبروں اور سی بی آر کے دوسرے سینئر عہدیداروں کی کارکردگی کا جائزہ لے کر ماہ رواں میں سی بی آر ہیڈ کوارٹرز اور فیلڈ افسروں کے تبادلے شروع کردیں گے۔

(بشکریہ روزنامہ ”جنگ“ کراچی ۸/ جولائی ۲۰۰۱ء)

”سی بی آر کے اعلیٰ قادیانی افسر نے ایک بھرپور سازش کے تحت معطل کئے جانے والے ایک ہزار افسروں کی فہرست سے بدعنوان قادیانی افسروں کے نام نکال کر دیانت دار مسلمان افسروں کے نام شامل کردیئے۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ حساس ادارے اس بات کی تحقیقات کررہے ہیں کہ ۲۸/ مئی کو سی بی آر کی جانب سے جاری کردہ ایک ہزار ۳۶ افسروں کی فہرست قادیانی ممبر کو آرڈی نیشن ریاض احمد ملک نے بنائی تھی اور فہرست میں شامل متعدد بدعنوان قادیانی افسروں کے نام خارج کرکے ان کی جگہ دیانت دار مسلمان افسروں کے نام شامل کردیئے تھے فہرست جاری ہونے کے تین دن بعد ریاض احمد ملک دو ماہ کی چھٹی لے کر بیرون ملک روانہ ہوگئے تھے اور فہرست میں گڑبڑ کی ذمہ داری سی بی آر کے چیئرمین ریاض نقوی پر آگئی تھی جنہوں نے فہرست کی تیاری کا کام مکمل طور پر ریاض احمد ملک کے حوالے کررکھا تھا۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کی جانب سے سی بی آر، کسٹم، سیلز ٹیکس اور دیگر ذیلی محکموں میں کام کرنے والے ایک ہزار بدعنوان افسروں کو فارغ کرنے کے اعلان کے فوراً بعد یعنی ۲۵/ مئی کی سہ پہر ایک ہزار افسروں کی فہرست چیف ایگزیکٹو سیکریٹریٹ ارسال کردی گئی تھی۔ چیف ایگزیکٹو سیکریٹریٹ نے فہرست وفاقی وزارت قانون کو بھیج دی اور ہدایت کی کہ مذکورہ افسروں کو فارغ کردیا جائے۔ وزارت قانون نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ ایسا کرنا قانون کے مطابق ممکن نہیں اور سپریم کورٹ ایک ہی پیشی میں اسے غیر قانونی قرار دے دیگی کیونکہ قانون کے مطابق فارغ کرنے سے قبل مذکورہ افسر کو صفائی کا حق ملنا چاہئے اور اس کے لئے ایک طریقہ کار موجود ہے۔ وزارت قانون نے کہا کہ طیارہ کیس میں حکومت کا مؤقف بھی یہی ہے کہ سابق وزیراعظم نے جنرل پرویز کو فارغ کرنے کے مذکورہ قانونی طریقے سے انحراف کیا تھا۔ وزارت کے بقول اب اگر موجودہ حکومت یہ راستہ اختیار کرے گی تو عدالت فوری طور پر اسے غیر قانونی قرار دے دیگی ذرائع کا کہنا ہے کہ اس مؤقف پر حکومت نے مذکورہ افسر کو معطل کرکے چارج شیٹ کرنے کا فیصلہ کیا اور ۲۸/ مئی کو مذکورہ فہرست چارج شیٹ جاری کرنے کے لئے دوبارہ سی بی آر کے پاس بھیج دی۔ ذرائع نے بتایا کہ ۲۶/ اور ۲۷/ مئی کو دو دن کے وقفے میں سی بی آر کے قادیانی ممبر کو آرڈی نیشن ریاض احمد ملک نے فہرست میں شامل کئی قادیانی افسروں کے نام خاموشی سے نکال دیئے اور مسلمان افسروں کے نام شامل کردیئے اس کام میں ان کے ساتھ سی بی آر کے ایک اور ممبر انور علی نے تعاون کیا۔ ان دونوں کے تعاون سے جو نام فہرست سے غائب کئے گئے ان میں پہلا نام قادیانی ایڈیشنل کلکٹر ایکسپورٹ ظہیر الدین ڈار کا ہے جنہیں نشے میں دھت رہنے اور بدعنوانیوں کی شکایات پر ۹۸ء میں اس وقت کے چیئرمین سی بی آر معین الدین نے او ایس ڈی بنادیا تھا یہ واحد افسر تھے جن کی ہر بار تحریری سفارش ریاض احمد ملک کی جانب سے آتی تھی دوسرے قادیانی افسر لاہور کے ڈاکٹر سعید تھے، جو فیصل آباد میں ایڈیشنل کلکٹر تھے اور انہی کی تحویل میں ایک تاجر تشدد سے ہلاک ہوگیا تھا تاہم ڈاکٹر سعید کو سزا دینے یا معطل کرنے کے بجائے قادیانی لابی نے لاہور ڈرائی پورٹ کی پرائز پوسٹنگ پر بھیج دیا۔ اہم بات یہ ہے کہ قانون کے مطابق کسی سرکاری افسر سے کوئی کرمنل ایکٹ ہوجائے اور اس کی فوری ضمانت نہ ہوسکے تو اسے معطل سمجھا جاتا ہے لیکن ڈاکٹر سعید کی کئی دن ضمانت نہ ہونے کے باوجود نہ تو انہیں معطل کیا گیا نہ گرفتار کیا گیا بلکہ فیصل آباد کے ایس ایس پی اور ڈی آئی جی پر دباؤ ڈال کر ان کی ضمانت یقینی بنادی گئی۔ فہرست میں تیسرا نام زاہد محمود کا تھا۔ یہ قادیانی افسر چیف

مسئلہ تقلید

اجماع اور قیاس سے متعلق استفتاء اور اس کا جواب

از: فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل

سیکریٹری رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ

نمبر ۱۰-۲۹۶ مورخہ ۸ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ

مکرم ڈاکٹر عدنان حکیم حفظہ اللہ تعالیٰ بواسطہ شیخ غلام مصطفیٰ بن عبدالحکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد آپ کے ۱۹/۵/۱۹۹۵ء کے مکتوب میں بعض سوالات کا جواب طلب کیا گیا ہے، اس خط کے حوالہ سے فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل امور مسجد حرام و مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سربراہ کا مکمل جواب ارسال کرنے پر خوشی محسوس کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق دے۔

ڈاکٹر احمد محمد مقری

مدیر المجمع الفقہی الاسلامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرکزی ادارہ برائے امور مسجد حرام و مسجد نبوی

مملکت عربیہ سعودیہ

ڈاکٹر عدنان حکیم کے سوالات کا جواب:

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، میں درود وسلام کہتا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ہمارے آقا ہیں اور اس کے بندے اور رسول نیز آپ کی آل پر اور تمام اصحاب پر۔

سوال: کیا صحابہ کرام، تابعین عظام اور فقہاء امت کا اجماع حجت شرعیہ ہے یا نہیں؟ اور کیا اجماع تشریع اسلام کا تیسرا ماخذ ہے یا نہیں؟ اجماع کے حجت ہونے کی کیا دلیل ہے؟ اور بالکلیہ اجماع کے منکر کا کیا حکم ہے؟

جواب: باتفاق علماء، صحابہ کرام کا اجماع حجت شرعیہ ہے، اسی طرح تابعین اور فقہاء کا اجماع بھی حجت شرعیہ ہے صرف اس میں داؤد ظاہری نے اختلاف کیا ہے ان کی رائے یہ ہے کہ غیر صحابہ کا اجماع حجت شرعیہ نہیں، لیکن حجت ہونے کا قول صحیح ہے کیونکہ حجیت اجماعت کے دلائل عام ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم وغیر صحابہ سب کے اجماع کو شامل ہیں، اس لئے صرف صحابہ کرامؓ کے اجماع کو حجت کہنا سینہ زوری ہے، اس پر کوئی دلیل قائم نہیں! کتاب وسنت کے بعد اجماع کو تشریع اسلامی کے مآخذ میں تیسرا مآخذ تسلیم کیا گیا ہے۔

دلائل حجیت اجماع:

جمہور علماء کے نزدیک اجماع حجت شرعیہ ہے اس پر عمل کرنا واجب ہے اس پر کتاب وسنت کے بہت سے دلائل ہیں ہم ان میں سے چند ایک ذکر کرتے ہیں:

(۱)......فرمان خداوندی ہے۔

"ومن یشاقق الرسول من بعد" (الآیۃ)

ترجمہ: "جو شخص ہدایت واضح ہوجانے کے بعد رسول کی مخالفت کرتا ہے اور سبیل المومنین کے علاوہ کسی دوسرے راستہ پر چلتا ہے ہم اس کو ادھر پھیر دیتے ہیں جدھر وہ جاتا ہے اور ہم اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔" (سورۂ نساء:۱۱۵)

اللہ تعالیٰ نے سبیل المومنین کے ترک پر وعید فرمائی ہے اگر یہ حرام نہ ہوتا تو اس پر وعید نہ وارد ہوتی، اور اس وعید میں سبیل المومنین کے ترک کو اور مخالفت رسول کو جو حرام ہے جمع نہ کیا جاتا اور جب غیر سبیل المومنین کی اتباع حرام ہے تو سبیل المومنین کی اتباع واجب ہوگی اور اجماعی حکم سبیل المومنین ہے، لہذا اس کی اتباع واجب ہے۔

(۲)......اور سنت سے دلیل یہ ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں:

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کو یہ فرمایا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گمراہی پر جمع نہ کرے۔" (ترمذی)

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو جماعت سے کنارہ آگ میں پڑا۔" (ترمذی)

ان سب احادیث کا اختلاف الفاظ کے باوجود مفہوم ایک ہے۔ یعنی مجموعی طور پر امت کا خطا سے معصوم ہونا۔ اس سے ثابت ہوا کہ علماء کا اجماع حجت

شرعیہ ہے، ہمیشہ ان احادیث سے بغیر کسی رد وقدح کے پہلے صحابہ کرامؓ پھر ان کے بعد والے علمأ عظام حجیت اجماع کو ثابت کرتے رہے ہیں، تا آنکہ بعد میں مخالفین پیدا ہوگئے۔

منکرین اجماع کا حکم:

اجماع قطعی کے منکر کے بارے میں علمأ کے تین قول ہیں:

(۱) مطلقاً اجماع قطعی کا انکار کفر ہے۔

(۲) مطلقاً اجماع قطعی کا انکار کفر نہیں۔

(۳) اگر اجماعی حکم کا دین میں سے ہونا امر قطعی ہو جیسے پانچ نمازیں تو اس کا انکار کفر ہے اور اگر اس کا دین میں سے ہونا امر قطعی نہ ہو تو اس کا انکار کفر نہیں، تاہم اجماع کی مخالفت جائز نہیں جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں اجماع حجت شرعیہ ہے اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

سوال: قیاس کی بنیاد ظن پر ہے اور جس چیز کی بنیاد ظن پر ہو وہ ظنی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ظن کی اتباع سے منع فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''اور اس چیز کے پیچھے مت چل جس کا تجھے علم نہیں۔'' (الاسراء:۳۶)

لہٰذا قیاس کے ساتھ حکم بتانا درست نہیں کیونکہ یہ اتباع ظن ہے۔

جواب: قیاس فقہ اسلامی کے مآخذ میں سے چوتھا ماخذ ہے اور اس کی حجیت کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے اس پر صحابہ کرامؓ، تابعین اور فقہاء امت نے قرنہا قرن عمل کیا ہے۔ جمہور علمأ کے نزدیک قیاس پر عمل کرنا واجب ہے جب کہ داؤد ظاہری اور ان کے پیروکاروں نے اس کا انکار کیا ہے، انہوں نے کہا کہ قیاس حجت شرعیہ نہیں ہے، ان کے دلائل میں سے ایک دلیل وہی ہے جس کا آپ نے سوال میں ذکر کیا ہے، علمأ نے ان کی دلائل کے جوابات بھی دیئے ہیں، ہم مختصر طور پر بعض جواب ذکر کرتے ہیں، اور اگر آپ کو مزید وسعت درکار ہو تو کتب اصول فقہ کی طرف مراجعت کیجئے۔ مثلاً علامہ جوینیؒ کی البرہان، امام رازیؒ کی المحصول، الاحکام للآمدیؒ، شروح مختصر ابن حاجبؒ، اصول سرخسیؒ اور عبدالعزیز بخاریؒ کی کشف الاسرار ان کتابوں میں منکرین قیاس کا تفصیلی رد ہے۔ بہرکیف وہ آیات جن میں اتباع ظن سے نہی کی گئی ہے، ان کا قیاس شرعی سے کوئی تعلق نہیں نہ اس پر منطبق ہوتی ہیں کیونکہ ان آیات میں جس چیز سے نہی کی گئی ہے وہ ہے۔ عقائد میں ظن کی اتباع۔ رہے احکام عملیہ سو ان کے اکثر دلائل ظنی ہیں، اگر ہم اس شبہ کا اعتبار کرلیں تو ہمیں وہ تمام دلائل شرعیہ ترک کرنے پڑیں گے جو ظنی الدلالت ہیں اور یہ باطل ہے۔ رہا ان کا اللہ تعالیٰ کے فرمان: "ولا تقف ما لیس لک بہ علم" سے استدلال سو اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت سے مقصود نہی ہے اس بات سے کہ کوئی انسان محل یقین میں امکان تیقن کے باوجود حصول یقین سے انحراف کرکے ظن وتخمین پر اعتماد کرے، پس یہ نہیں قیاس شرعی کو شامل نہیں کیونکہ فرع واصل کے درمیان علت جامعہ پائے جانے کی وجہ سے حکم کے اعتبار سے فرع کو اصل کے ساتھ لاحق کرنا اس حکم کے قبیل سے نہیں، جس سے آیت میں منع کیا گیا ہے، یعنی بغیر علم کے قول کرنا، کیونکہ مجتہد اسی چیز کو اختیار کرتا ہے جو اس کے نزدیک راجح ہوتی ہے اور اس کا اجتہاد اس تک پہنچاتا ہے۔

سوال: قیاس شرعی کے حجت ہونے کی کیا دلیل ہے؟

جواب: علمأ نے قیاس کی حجیت کو کتاب وسنت اور اجماع سے نیز عقلی دلیل سے ثابت کیا ہے، ہم ان میں سے بعض ذکر کرتے ہیں اور اگر مزید دلائل معلوم کرنے کا ارادہ ہو تو ان کتب اصول کی طرف مراجعت کی جائے جن کا میں نے منکرین قیاس کے شبہات کے رد میں پہلے ذکر کیا ہے۔ کتاب اللہ سے دلیل فرمان الٰہی ہے: "ھو الذی اخرج الذین کفروا من اھل الکتاب"

اللہ وہ ہے جس نے اہل کتاب میں سے کافروں کو ان کے گھروں سے نکالا، پہلے حشر کے وقت تمہارا گمان نہیں تھا کہ وہ نکلیں گے اور انہوں نے گمان کیا کہ ان کے قلعے ان کو اللہ کے عذاب سے بچالیں گے سو ان پر اللہ کا عذاب ایسے طور پر آیا جس کا وہ گمان بھی نہیں رکھتے تھے اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا کہ وہ گراتے تھے اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں اور مومنین کے ہاتھوں، پس عبرت پکڑو اے ارباب بصیرت! محل استدلال اللہ تعالیٰ کا فرمان فاعتبروا یا اولی الابصار ہے۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب مسلمانوں کو اس عذاب کی خبر دی جو بنونضیر پر نازل ہوا تو ان کو حکم دیا کہ وہ عبرت پکڑیں اور الاعتبار العبور سے مشتق ہے اور العبور کا معنی ہے المجاوزۃ یعنی گزرنا۔ مقصود یہ ہے کہ اپنے نفوس کو ان پر قیاس کرو کیونکہ تم بھی ان جیسے بشر ہو اگر تم ان جیسے کام کروگے تو تمہارے اوپر بھی وہی عذاب اتر پڑے گا جو ان پر اترا۔ پس یہ آیت تمام انواع اعتبار کو شامل ہے اور جب قیاس میں فرع واصل کے درمیان موجود علت جامعہ کی وجہ سے فرع سے اصل کی طرف مجاوزت ہوتی ہے تو یہ بھی اس اعتبار کے انواع میں داخل ہوگا، جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور سنت سے دلیل یہ ہے کہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو دریافت فرمایا کہ آپ کیسے فیصلہ کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا کتاب اللہ کے ساتھ۔ فرمایا: اگر کتاب اللہ میں نہ ہوا تو؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا: اگر آپ کو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی نہ ملے تو پھر؟ کہنے لگے میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔ اور اس میں کوتاہی نہ کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پہ ہاتھ مارا اور فرمایا: اللہ کا شکر ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو اس چیز کی توفیق دی جس پر اللہ کا رسول راضی ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی، مسند احمد، ابوداؤد طیالسی)

اور اس کی بہت سے محققین نے تصحیح کی ہے۔

وجہ استدلال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کرنے میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے کتاب و سنت سے اجتہاد کی طرف منتقل ہونے کو درست قرار دیا ہے اور قیاس بھی اجتہاد کے انواع میں سے ایک نوع ہے۔ علاوہ ازیں عمل بالقیاس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور رہا وہ امر جس پر صحابہ کرام کا اجماع ہو وہ حق ہے اس کا التزام واجب ہے، اس کی مثالوں میں سے ایک مثال یہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف اپنا مشہور حکم نامہ تحریری طور پر بھیجا کہ اشباہ و نظائر کو پہچانیے اور امور میں اپنی رائے کے ساتھ قیاس کیجئے۔ (سنن کبریٰ بیہقی، الفقیہ والمتفقہ للخطیب)

عقلی دلیل یہ ہے کہ کتاب و سنت کی نصوص محدود اور متناہی ہیں اور لوگوں کو درپیش مسائل غیر متناہی ہیں کیونکہ ہر زمان و مکان میں نئے مسائل ظہور پذیر ہوتے ہیں سو اگر ان کے احکام معلوم کرنے کے لئے کتاب و سنت کی نصوص پر قیاس نہ کریں تو وہ بغیر حکم شرعی کے باقی رہ جائیں گے اور یہ باطل ہے کیونکہ کہ شریعت مقدسہ عام ہے اور تمام نئے پیش آمدہ مسائل کو شامل ہے: ہر ہر واقعہ کے لئے شریعت میں حکم موجود ہے اور مجتہدین پر لازم ہے کہ وہ استنباط کے قواعد معروفہ کے موافق استنباط کریں۔

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے: "جو درست اجتہاد کرے اس کے لئے دو اجر ہیں اور جو غلط اجتہاد کرے اس کے لئے ایک اجر ہے۔"

جواب: اس سے مراد حاکم یا قاضی یا عالم مجتہد ہے۔ جب اس نے اجتہاد کیا اور اپنی ممکنہ استطاعت کسی مسئلہ کے حکم معلوم کرنے میں صرف کی اس کے باوجود اس سے حکم میں غلطی ہوگئی تو وہ گناہگار نہ ہوگا بلکہ اپنے اجتہاد پر ماجور ہوگا اور اگر اس نے حق کو پالیا تو اس کے لئے دوگنا اجر ہوگا۔ ایک اجر اجتہاد پر دوسرا صابت حق پر: بشرطیکہ وہ شرائط اجتہاد کا عالم و حامل ہو اور اگر شرائط اجتہاد کا عالم و حامل نہ ہو اور محض تکلف کر کے اجتہاد کرے اور علم کا دعویٰ کرے تو یہ حدیث اس کو شامل نہیں۔

سوال: جب تمام فقہاء مجتہدین کی آراء کسی واقعہ کے ایک حکم پر متفق ہوں تو کیا وہ قانون شرعی ہو جاتا ہے؟ کیا اس کی اتباع واجب ہے؟ یا اس کی مخالفت جائز ہے؟

جواب: جب تمام فقہاء مجتہدین کسی واقعہ کے ایک حکم پر متفق ہو جائیں تو اس کو اجماع شمار کیا جاتا ہے جس کی مخالفت ناجائز اور اتباع واجب ہے اور جو اس اجماع کی مخالفت کرتا ہے وہ اس وعید کی زد میں آتا ہے جس کو ہم نے حجیت اجماع کے دلائل میں ذکر کیا ہے۔

سوال: کیا احکام شرعیہ کے لئے قیاس کا چوتھے ماخذ کے طور پر اعتبار کیا جاتا ہے؟

جواب: کتاب و سنت اور اجماع کے بعد احکام شرعیہ معلوم کرنے کے لئے قیاس چوتھا ماخذ ہے، اس کے ذریعے احکام شرعیہ معلوم کئے جاتے ہیں۔ علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں امام بخاریؒ نے کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ میں فرمایا ہے: مطلب یہ ہے کہ کسی کے لئے بچاؤ نہیں مگر کتاب اللہ میں یا سنت نبویہ میں یا علماً کے اجماع میں جب کہ ان میں حکم موجود ہو پس اگر ان میں حکم موجود نہ ہو تو پھر قیاس ہے۔ اس پر امام بخاریؒ نے ترجمۃ الباب قائم کیا باب الاحکام التی تعرف بالدلائل و کیف معنی الدلالۃ و تفسیرھا یعنی یہ بات ہے ان احکام کے بیان میں جو دلائل سے معلوم کئے جاتے ہیں اور دلالت کیسے ہوتی ہے اور اس کی کیا تفسیر ہے؟ (احکام القرآن: ۷، ص ۱۷۲)

سوال: اس آدمی کا کیا حکم ہے جو کہتا ہے کہ سب سے پہلے شیطان نے قیاس کیا ہے؟

جواب: اگر قائل کی مراد "انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین" والا قیاس ہے تو قائل کا یہ قول درست ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حسن بصری اور ابن سیرین سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: سب سے پہلے شیطان نے قیاس کیا اور غلط قیاس کیا اور حکماً نے کہا ہے اللہ کے دشمن نے غلط کہا کیونکہ اس نے آگ کو مٹی پر فضیلت دی حالانکہ وہ دونوں ایک درجہ میں ہیں کہ وہ دونوں بے جان مخلوق ہیں، اور اگر قائل کا مقصد قیاس شرعی کا انکار و رد ہے اور اس پر طعن! تو یہ ناجائز ہے، کیونکہ ماہرین علماً کا

اجماع ہے "اخذ بالقیاس" پر اور اجماع کی مخالفت حرام ہے، جب کہ شاذ اقوال کا کوئی اعتبار نہیں۔

سوال: اسلامی شریعت میں ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک امام کی تقلید (یعنی تقلید شخصی) کا کیا حکم ہے؟

جواب: مسئلہ تقلید کے اعتبار سے مسلمانوں کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مجتہدین یعنی وہ علماً جو دلائل سے مسائل مستنبط کرنے کی قدرت رکھتے ہیں، ان کے لئے تقلید جائز نہیں بلکہ ان پر اجتہاد واجب ہے۔

(۲) عوام، یعنی وہ لوگ جو اجتہاد کی قدرت و اہلیت نہیں رکھتے ان کے لئے ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید جائز ہے۔ اور تقلید سے مراد یہ ہے کہ فقہی مسائل میں دلیل جانے بغیر مجتہد کے قول کی اتباع کرنا، اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

ترجمہ: "پس پوچھو اہل علم سے اگر تم نہیں جانتے۔" (الانبیاء: ۷)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان زخمی صحابیؓ کے مشہور واقعہ میں کہ: "جب وہ نہیں جانتے تھے تو انہوں نے پوچھ کیوں نہ لیا؟ عاجز آدمی کے لئے بجز سوال کے کسی بات میں شفا نہیں۔" (ابوداؤد، ابن ماجہ، احمد، حاکم طبرانی)

اور عامۃ الناس کو اجتہاد کا مکلف بنانا متعذر ہے کیونکہ اجتہاد کا تقاضا ہے کہ مجتہد میں خاص ذہنی صلاحیت ہو، علم میں پختگی ہو اور لوگوں کے احوال اور وقائع کی معرفت اور طلب علم اور اس پر صبر کی عادت اور اگر سب لوگ ان شرائط کو پورا کرنے کے لئے ان کے حصول میں مشغول ہو جائیں تو کاروبار معیشت باطل ہو جائیں گے اور نظام دنیا درہم برہم ہو جائے گا۔

سوال: کیا یہ آیت کریمہ: "اتخذوا احبارھم ورھبانھم ارباب من دون اللہ" ائمہ اربعہ یعنی امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ کی تقلید پر منطبق ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: آیت سے مقصود یہ ہے کہ انہوں نے اپنے احبار کو ارباب کی طرح بنالیا کیونکہ انہوں نے ان کی ہر چیز میں اطاعت کی چنانچہ امام ترمذیؒ نے عدیؓ بن حاتم سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں آیا کہ میری گردن میں سونے کی صلیب تھی، آپؐ نے فرمایا اے عدی اس کو اتار پھینک۔ یہ بت ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے سورہ برأت کی یہ آیت تلاوت کی: "اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ والمسیح بن مریم" (توبہ: ۳۱) پھر فرمایا: خوب سن لو وہ ان کی عبادت نہیں کرتے تھے، لیکن جب وہ کسی چیز کو حلال قرار دیتے یہ اس کو حلال سمجھتے اور جب وہ ان پر کوئی چیز حرام کرتے تو یہ اس کو حرام سمجھتے۔ سو کہاں ائمہ اربعہ اور کہاں وہ احبار جو اللہ کی حرام کردہ چیز کو حلال قرار دیتے ہیں اور اللہ کی حلال ٹھہرائی ہوئی چیز کو حرام ٹھہراتے ہیں۔ اللہ کی پناہ اس بات سے کہ ائمہ اعلام کو ان احبار جیسا سمجھا جائے کیونکہ ان ائمہ نے شریعت اسلامیہ کی خدمت میں اپنی پوری قوت صرف کی اور اس میں اپنی زندگیاں لگادیں اور ان کے درمیان جو مسائل میں اختلاف ہے وہ درحقیقت اختلاف اجتہادات کی وجہ سے ہے۔ ان کا یہ اختلاف باعث اجر ہے، اور یہ کہنا کہ مذکورہ بالا آیت ائمہ اربعہ کو شامل ہے جھوٹ ہے، بہتان ہے، اس کا سبب جہالت عظیمہ ہے۔

سوال: کیا ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید شرک و کفر کے زمرہ میں داخل ہے؟

جواب: ائمہ اربعہ کی تقلید غیر مجتہد کے لئے جائز ہے اس کا کفر و شرک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ائمہ اربعہ حق اور دین حق کے داعی ہیں۔ انہوں نے اپنے نفوس کو علم شریعت کے سیکھنے سکھانے کے لئے وقف کر دیا، حتیٰ کہ اس علم کا بڑا حصہ پایا۔ جس کی وجہ سے ان میں اجتہاد کی قدرت و صلاحیت پیدا ہوگئی، سو عامۃ المسلمین جو ان کے مقلد ہیں وہ راہ ہدایت اور راہ نجات پر ہیں۔ (انشاء اللہ)

سوال: اور جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ مقلدین شرک اور کفر کرتے ہیں، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس کا یہ عقیدہ غلط ہے اس کی قطعاً کوئی بنیاد نہیں اور یہ عقیدہ دلالت کرتا ہے شریعت اسلامیہ سے بڑی جہالت پر کیونکہ شریعت اسلامیہ نے کفر و ایمان شرک و توحید کے درمیان فرق کیا ہے ایسے شخص پر لازم ہے کہ وہ دین کا اتنا حصہ ضرور سیکھے جس کے ساتھ وہ شرک و کفر اور اجتہاد کے درمیان فرق کر سکے۔

سوال: کیا لوگ ائمہ اربعہ میں سے کسی امام کی تقلید کے محتاج ہیں یا نہیں؟ اور جس مسئلہ میں نص نہ ہو اس میں تقلید گمراہی ہے یا نہیں؟

جواب: اس کا جواب ویسا ہی ہے جیسا ہم نے پہلے تفصیلاً لکھا ہے کہ غیر مجتہد محتاج ہے مجتہد کی تقلید کی طرف اور مجتہد کی تقلید خواہ غیر منصوص مسئلہ میں ہو یا نص کے سمجھنے میں ہو جائز ہے یہ تقلید گمراہی کی طرف مفضی نہیں ہے بلکہ اس کا گمراہی سے کوئی تعلق نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے توفیق کا سوال ہے۔

☆☆..............☆☆

تحریر: حضرت مولانا اللہ وسایا

قادیانیت کی بیخ کنی

بلاشبہ تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے محاذ پر آپ ؒ سے قدرت حق نے وہ کام لیا جس پر آپ ؒ کی ذات کو جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ (مدیر)

اللہ رب العزت نے نبوت کی ابتداء سیدنا آدم علیہ السلام سے کی اور اس کی انتہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر، اس عقیدہ کو ختم نبوت کا عقیدہ کہا جاتا ہے، خیر القرون سے لے کر اس دور تک ہر زمانہ میں مسلمانوں اس عقیدہ کی دل وجان سے حفاظت کرتے چلے آئے ہیں۔

ہندوستان میں انگریز کے کہنے پر مرزا غلام احمد قادیانی نے اس عقیدہ پر شب خون مارا، چنانچہ تاریخ کے تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے اکابرین امت نے اس مسئلہ کے تحفظ اور قادیانیت کے ابطال کے لئے سرفروشانہ جدوجہد کی ایک سنہری تاریخ رقم کی، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ؒ کی الف سے مولانا محمد یوسف بنوری کی یا تک تحفظ "تحفظ ختم نبوت" کی ایک ایمان پرور، جہاد آفرین، حقائق افروز، سنہری اور قابل قدر وفخر تاریخ ہے۔ اس دور میں ہمارے مخدوم ومرشد حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی ؒ اور روایات کے امین اور اس قافلہ کے کامیاب فاتح جرنیل تھے۔

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید ؒ ۱۹۷۵ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ ہوئے اور فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ سے وہ کام لیا جو ایک مستقل ادارے کے کرنے کا تھا۔

اس جماعت کی تشکیل کی تقریب یہ ہوئی کہ ۱۹۴۹ء میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے حضرات نے مل کر ایک غیر سیاسی جماعت کی بنیاد رکھی جو سیاست سے ہٹ کر صرف اور صرف دینی نقطہ نظر سے قادیانیت سے برسرپیکار ہو، اس جماعت کا نام "مجلس تحفظ ختم نبوت" رکھا گیا۔

۱۹۵۳ء میں قادیانی فتنہ کے خلاف عظیم الشان تحریک چلی، اس تحریک سے فراغت کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کا ۱۹۵۴ء میں باضابطہ انتخاب ہوا اور حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس کے پہلے امیر مقرر ہوئے، ان کے بعد حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی ؒ، مولانا محمد علی جالندھری ؒ، مولانا لال حسین اختر ؒ کے بعد دیگرے مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر رہے۔ حضرت مولانا لال حسین اختر ؒ کے وصال کے بعد شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ سے مجلس تحفظ ختم نبوت کی امارت قبول کرنے کے لئے مقتدر شخصیات نے گزارش کی، ان دنوں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید ؒ جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں مدرس تھے اور دس دن ماہنامہ "بینات" کراچی کے لئے دیا کرتے تھے، مولانا لدھیانوی شہید ؒ سے حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ فرماتے تھے کہ: آپ مستقل کراچی آجائیں، حضرت لدھیانوی شہید ؒ اس کے لئے آمادہ نہ تھے، اب مجلس تحفظ ختم نبوت کی امارت قبول کرنے کے لئے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید ؒ نے بھی حضرت بنوری ؒ سے استدعا کی تو حضرت بنوری ؒ نے فرمایا کہ: اگر میں مجلس کی امارت قبول کرلوں تو آپ مجلس کے مرکزی دفتر ملتان آجائیں گے؟ حضرت لدھیانوی شہید ؒ نے عرض کیا: "بسروچشم"۔

۹/ اپریل ۱۹۷۴ء کو حضرت بنوری ؒ نے مجلس کی امارت قبول کی۔ ۲۹/ مئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر (سابق ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر سانحہ پیش آیا، قادیانیوں کے خلاف بھرپور تحریک چلی، جس کے نتیجے میں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا، جب مبارکباد کے لئے حضرت لدھیانوی شہید ؒ اپنے مرشد ومربی حضرت بنوری ؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت بنوری ؒ نے فرمایا: وعدہ یاد ہے؟ آپ نے عرض کیا کہ یاد ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید ؒ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان تشریف لے آئے۔

آپ ؒ کا مجلس تحفظ ختم نبوت میں آنا گویا رحمت باری کا خصوصی فضل ہوا، آپ ؒ نے تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے کام کو جدید خطوط پر استوار کیا،

آپ کا تجدیدی کارنامہ تھا، اس پر جتنا آپ کو خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے، آپ کے اس تجدیدی کارنامہ کی مختصر روئیداد یہ ہے:

قادیانیوں کو دعوت اسلام:

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کی کامیابی کے بعد اب امت کا فرض بنتا تھا کہ قادیانیوں کو دعوت اسلام دی جائے، ختم نبوت کی حقانیت اور مرزا غلام احمد قادیانی کے باطل نظریات کو ان پر آشکارا کیا جائے، آپ نے اس عنوان پر امت میں سب سے پہلے کام کیا، متعدد مضامین و رسائل لکھ کر امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا، الفضل اور دیگر قادیانی جرائد سے قادیانیوں کے پتہ جات تلاش کر کے ہزاروں قادیانیوں کو ان کے گھروں کے پتوں پر ڈاک سے لٹریچر ارسال کیا گیا اور اس موضوع پر نہایت خوبصورت رسالہ "قادیانیوں کو دعوت اسلام" کے عنوان سے لکھ کر قادیانیوں کے گھر گھر بھیجا گیا۔

مبلغین اور کارکنان ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیوں کو دستی لٹریچر پہنچایا گیا، پورے ملک میں اللہ رب العزت کے فضل و احسان سے آپ کی یہ تحریک کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور یوں آپ کی کوشش سے امت مسلمہ نے ایک فرض و قرض کی ادائیگی کا شرف حاصل کیا۔

شعبہ نشر و اشاعت:

آپ نے مجلس کے شعبہ نشر و اشاعت کے تحت بیسیوں رسائل و کتب بلاشبہ لاکھوں کی تعداد میں شائع کر دیئے۔ حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ کا ایک ملفوظ ہے کہ:

"رد قادیانیت پر اتنا لکھا اور شائع کیا جائے کہ ایک مسلمان سو کر اٹھے تو اس کے سرہانے ختم نبوت کا لٹریچر موجود ہو۔"

حق تعالیٰ شانہ کی قدرت کہ مولانا محمد علی مونگیریؒ کی اس تڑپ نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شکل اختیار کی اور یوں آپ کے ذریعہ رد قادیانیت پر تحریری اتنا کام ہوا، جتنا گزشتہ پچاس برس میں نہیں ہوا تھا ہفت روزہ "ختم نبوت" کا اجراء، ماہنامہ "لولاک" ملتان، لٹریچر کی کثرت، کتب و رسائل کی اشاعت، اشتہارات و ہینڈ بلوں کی تقسیم و ترسیل نے ایک مستقل اشاعتی ادارے کے کام کی شکل اختیار کی، یہ سب حضرت شہیدؒ کی کوششوں کا نتیجہ اور مساعی جمیلہ کا ثمرہ ہے جو اس دور میں آپؒ کے ہاتھوں امت کو اللہ رب العزت نے نصیب کیا۔

آپؒ نے فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ کی رہنمائی میں قادیانیت کا ڈیڑھ دو سال میں بھرپور مطالعہ کیا، انہیں دنوں آپ نے مختلف رسائل ترتیب دیئے، جن میں قادیانیوں کو دعوت اسلام، ربوہ سے تل ابیب تک، مرزائی نبی، مرزائی اور تعمیر مسجد، مرزا کا اقرار اور قادیانیت علامہ اقبالؒ کی نظر میں، شامل ہیں۔ علاوہ ازیں ملتان دفتر میں قیام کے دوران شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ کی آخری تصنیف "خاتم النبیین" کا فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا جو ایک یادگار اور تاریخی کام ہے، جس کی افادیت اہل علم پر پوشیدہ نہیں۔

اسی زمانہ میں قادیانیوں سے ستر سوالات "اشد العذاب علی مسیلمۃ الپنجاب" مجموعہ رسائل مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری، رئیس قادیان، مصنفہ مولانا محمد رفیق دلاوری، اسلام اور قادیانیت کا تقابلی مطالعہ، مصنفہ مولانا انور محمد اور "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" مصنفہ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی شعبہ نشر و اشاعت کی طرف سے آپ نے شائع کرائیں۔

غرض آپ کو جب سے حضرت بنوریؒ نے شعبہ نشر و اشاعت کا سربراہ مقرر کیا، آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے اسے چار چاند لگا دیئے۔ اس دوران تحفہ ختم نبوت اور دارالعلوم دیوبند کے عنوان پر آپ نے گراں قدر تحقیقی مقالہ تحریر کیا، جس کی ضخامت ڈیڑھ صد صفحات پر مشتمل ہے۔

مقدمات کی پیروی:

۱۹۷۴ء کی تحریک کے بعد جہاں کہیں قادیانیوں نے قانون کی خلاف ورزی کی اور ان کے خلاف کیس دائر ہوا، وکلاء کی تیاری اور رہنمائی کے لئے قدرت نے آپؒ سے کام لیا، آپؒ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی جامعیت نصیب فرمائی تھی کہ بیک وقت ایک متبحر عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ قادیانیت کے لٹریچر پر پوری گرفت رکھتے تھے، آپ نے سرگودھا، بہاولپور وغیرہ عدالتوں میں اس طرح خدمات سرانجام دیں کہ قادیانیت بلبلا اٹھی، اس دوران اللہ رب العزت نے کرم کیا کہ ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف منظم ہوئی، اس میں آپ نے بھرپور قائدانہ کردار ادا کیا۔

۲۶/ اپریل ۱۹۸۴ء کو جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے قادیانیوں کے خلاف امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا، قادیانیوں نے اس کے خلاف وفاقی شرعی عدالت میں کیس دائر کر دیا تو اس کی پیروی کیلئے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے اپنے گرامی قدر رفقاء حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر مدظلہ کے ہمراہ لاہور جا کر ڈیرہ لگا لیا، دفتر ختم نبوت دہلی دروازہ لاہور مقدمہ کی پیروی کے لئے وقف ہو گیا، رد قادیانیت اور قادیانیت کا تمام لٹریچر ملتان دفتر ختم نبوت سے لاہور منتقل کیا گیا، مگر مشکل یہ پیش آئی کہ تفاسیر و احادیث کی قدیم و جدید

کتب کے بغیر اس مقدمہ کی پیروی ممکن نہ تھی، اللہ تعالیٰ بہت جزائے خیر دے جامعہ اشرفیہ کے ارباب کو کہ انہوں نے اپنی جامعہ کی لائبریری کے دروازے کھول دیئے۔ حضرت مرحوم مع رفقا سمیت وہاں منتقل ہوگئے، فوراً کے حوالہ جات کی فراہمی کے لئے فوٹو اسٹیٹ مشین منگوائی گئی۔

دن بھر عدالت میں مقدمہ کی کارروائی میں حصہ لیتے شام کو رات گئے تک حوالہ جات اور دلائل کی ترتیب و تخریج کا کام کرتے، آپ کی جامع شخصیت اور خداداد شہرت کو دیکھ کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وکلا کے علاوہ سرکاری وکلا بھی آپ کے پاس آتے، آپ ان کے ہر اشکال کا اس طرح جواب دیتے کہ وہ عش عش کر اٹھتے۔ یہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ تمام تر وکلا کی تیاری اور پورے کیس کی پیروی آپ کی محنت کی مرہون منت ہے۔ اللہ رب العزت نے کرم کیا، قادیانیت شکست کھا گئی اور آپ کی اخلاص بھری کاوشوں کو قدرت نے قبولیت سے نواز کر متفقہ طور پر پانچ جسٹس صاحبان نے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اور قادیانیوں کے خلاف فیصلہ دیا۔

قادیانیوں نے اس کے خلاف سپریم کورٹ شریعت اپیل بینچ میں اپیل دائر کی، وہاں سے بھی قادیانیوں کو شکست سے دوچار ہونا پڑا، اس دوران افریقہ کے قادیانیوں (لاہوری گروپ) نے جنوبی افریقہ جوہانسبرگ کی عدالت میں کیس دائر کردیا کہ ہمیں مسلمان سمجھا جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی اجازت دی جائے۔ رابطہ عالم اسلامی، پاکستان حکومت نے اپنے وکلا بھیجے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد بھی حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی قیادت باسعادت میں وہاں پہنچا، لیکن واقعہ یہ ہے کہ جان جوکھوں میں ڈال کر دن رات ایک کرکے اپنے آرام کو تج کرکے تمام وکلا کی تیاری کا کام جتنا اللہ رب العزت نے آپ سے لیا وہ تاریخ کا ایک حصہ ہے، بڑے بڑے جغادری مہینوں کی جانگسل محنت سے اکتا کر ادھر ادھر ہوگئے لیکن آپ مسلسل اس کام کو تندہی سے کرتے رہے، دوبارہ آپ کو جانا پڑا، مہینوں مسلسل سماعت ہوئی، لیکن یہ ہائی کورٹ سے سپریم کورٹ تک آپ کی محنت کام آئی اور قادیانی جنوبی افریقہ کے سپریم کورٹ سے بھی اپنے کفر و زندقہ پر مہر لگا کر واپس آگئے۔

اسی طرح پاکستان کے چاروں ہائیکورٹوں میں قادیانیوں نے کیس دائر کئے، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ مارے مارے ان کورٹوں میں پھرتے رہے، صبر آزما مراحل سے گزرے، مقدمات کی ایسے احسن انداز میں پیروی کی، اور ایسے مستقل و جاندار بنیاد پر قادیانیت کے کفر کو آشکارا کیا کہ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے بہاولپور عدالت میں بیان کی یاد تازہ ہوگئی۔

قدرت نے آپ سے وہ کام لیا کہ اس پر قادیانیت کے چھکے چھوٹ گئے، ان تمام کیسوں کی اپیل سپریم کورٹ میں گئی، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ رفقا کی ٹیم لے کر سپریم کورٹ پہنچ گئے، آپ کے جانے سے راولپنڈی سپریم کورٹ علما کرام کے اجتماع کا منظر پیش کرنے لگا۔ آپ نے وہاں بھی تمام وکلا کو تیاری کرائی اور پھر راجہ حق نواز ایڈووکیٹ جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سپریم کورٹ میں نمائندگی کررہے تھے، ان سے عدالت نے کہا کہ آپ اپنا بیان تحریری طور پر عدالت میں داخل کریں، شرعی نقطۂ نظر سے وضاحت کریں کہ امتناع قادیانیت آرڈی نینس میں قادیانیوں پر جو پابندیاں لگائی گئی ہیں وہ درست ہیں۔ راجہ صاحب نے اپنے موکل حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی طرف دیکھا انہوں نے حامی بھرلی، کراچی تشریف لائے، مختصر مدت میں "عدالت عظمیٰ کی خدمت میں" نامی مقالہ تحریر کیا، جو دلائل و براہین کا ایسا خزینہ ہے کہ اسے پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نہیں بلکہ عالمی عدالت میں کوئی بین الاقوامی ماہر قانون خطاب کررہا ہے اور اس کے دلائل کے سامنے فریق مخالف ندامت سے سر جھکائے کھڑا ہے، اور عدالت ان کے دلائل کے وزن سے جھکی چلی جارہی ہے۔

ان فیصلہ کرنے والے پانچ سپریم کورٹ کے جج صاحبان نے ریٹائرمنٹ کے بعد فرمایا کہ:

"مولانا کے اس بیان نے ہماری اتنی رہنمائی کی کہ میں حیران رہ گیا کہ جو بات وکلا اس زور سے نہ سمجھا سکے وہ ایک بوریہ نشین نے کس دلکش انداز میں باور کرادی؟"

حق تعالیٰ کا کرم ہوا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی گرفت سے قادیانیت یہاں بھی جان نہ چھڑا سکی، بلکہ سپریم کورٹ سے بھی ان کو اپنے کفر پر مہر لگوانی پڑی۔ قادیانیوں نے سپریم کورٹ سے نظر ثانی کی استدعا کی، مولانا اس کی پیروی کے لئے پہنچے لیکن اللہ کی شان قدرت کے قربان جائیں کہ کفر ہار کر دم توڑ گیا۔ مولانا کامیاب و کامران ہوئے۔ چنانچہ قادیانی سپریم کورٹ میں نظر ثانی کی اپیل درخواست کی پیروی کا حوصلہ نہ کرپائے اور ان کی یہ درخواست بھی قادیانیوں کے اسلام سے خارج ہونے کی طرح سپریم کورٹ سے خارج ہوگئی، یوں مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ سول عدالتوں سے لے کر سپریم کورٹ تک اور پاکستان سے جنوبی افریقہ تک کامیاب و کامرانی سے ہمکنار ہوئے۔

بیرون ملک قادیانیت کا تعاقب:

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب نے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کی سوانح

حیات لکھنے کے لئے آپؒ سے استدعا کی آپؒ نے فرمایا کہ: مولانا منظور احمد الحسینی محترم عبدالرحمن یعقوب باوا بھی میرے ساتھ ہوں گے، آپ ان کے ویزے کا بھی انتظام فرمائیں۔ دارالعلوم ہولکمب بری انگلینڈ میں آپ مہینہ بھر حضرت شیخ الحدیثؒ کی سوانح مرتب کرتے رہے اور آپ کے دونوں خدام برطانیہ بھر میں تبلیغ کرتے رہے، اس دوران آپ کو بھی بعض اجتماعات میں جانا پڑا، قادیانیوں سے یہاں ایک مناظرہ بھی ہوا، یوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ اور شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے بعد تیسری آواز آپ کی تھی جو برطانیہ میں ختم نبوت کی رعد بن کر گونجی اور قادیانیوں کیلئے بجلی کی کڑک کا کام کر گئی، ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈی ننس کے بعد مرزا طاہر برطانیہ گیا، آپؒ اس کے تعاقب میں برطانیہ تشریف لے گئے، ختم نبوت کانفرنس کی داغ بیل پڑی اور آج تک تسلسل کے ساتھ برطانیہ میں منعقد ہورہی ہے، آپؒ نے وہاں مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کے لئے سوچ بچار کیا، حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے اجازت و دعا لے کر آپ اٹھ کھڑے ہوئے، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن صاحبؒ کے شانہ بشانہ آپ نے متحدہ عرب امارات کا دورہ کیا اور اس مقصد کے لئے دبئی میں ایک ماہ کے لگ بھگ قیام کیا، پاکستان و افریقہ میں اہل خیر کو متوجہ کیا اور یوں ختم نبوت کا دفتر لندن میں قائم ہوگیا، جو آپؒ کا صدقہ جاریہ ہے۔

کراچی دفتر ختم نبوت:

کراچی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کی سرپرستی، نگرانی و رہنمائی آپؒ نے کی۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن صاحبؒ کے بعد آپ مجلس کے نائب امیر بنے آپ نے کراچی دفتر ختم نبوت و جامع مسجد باب الرحمت کا کام اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شروع کرایا۔ آپ کے رفقا آپ کے متعین کردہ خطوط پر محنت کرتے رہے، یوں آپ کی شخصیت کی جامعیت سے اسلامیان کراچی نے لاکھوں کے صرفہ سے یہ عظیم الشان مسجد و دفتر بنادیا، کچھ عرصہ بعد آپ کراچی دفتر ختم نبوت میں بیٹھنے لگے تو اس سے دفتر کی رونق بڑھی اور پورے کراچی میں اسے مرکزیت نصیب ہوگئی، یہ سب کام آپؒ کی ذات گرامی سے قدرت نے لئے۔

رجال کار کی تیاری:

آپ نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب کے لئے علماً کرام اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں ایک نئی روح پھونکی، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی، دارالمبلغین ختم نبوت ملتان اور رد قادیانیت کورس چناب نگر سے فارغ ہونے والے ہزاروں علما کرام و طلبا آپؒ کے شاگرد ہیں۔ بلاشبہ اس وقت پاکستان اور بیرونی دنیا میں ختم نبوت کے عنوان پر کام کرنے والی تمام ٹیم بلاواسطہ یا بالواسطہ آپؒ کی شاگرد ہے، ان میں کا ایک ایک فرد ہزاروں قادیانیوں پر بھاری ہے، اکیلے مولانا منظور احمد الحسینی کو دیکھئے جن کی تمام تر تیاری آپؒ کی نظر کرم کی مرہون منت ہے، اس وقت پورے یورپ میں سرگرم عمل ہیں، ان کے وجود سے قادیانیت خائف ہے، یہ سب مولانا مرحوم کی باقیات الصالحات ہیں۔ مولانا مرحوم رد قادیانیت کے عنوان پر اتنی بڑی جماعت تیار کر کے گئے ہیں جو انشاء اللہ آئندہ نصف صدی تک قادیانیت کے تعاقب کے لئے کافی ہیں، اس وقت انٹرنیٹ پر تمام تر انگریزی مواد آپ کے قلم کا شاہکار ہے۔

آپ نے قادیانی عقائد اور نظریات کے خدوخال واضح کرنے کے لئے "تحفہ قادیانیت" کے نام پر تین ضخیم جلدوں میں کتاب تحریر فرمائی اس کی چوتھی جلد زیر ترتیب ہے، آپ کی گراں قدر کتاب تحفہ قادیانیت کے کئی ابواب کا انگلش، عربی، سندھی، پشتو اور دیگر کئی زبانوں میں ترجمہ ہوچکا ہے اور ان میں سے کئی ابواب انٹرنیٹ پر بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔"

غرض آپ کی ذات گرامی سے قدرت حق نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وہ کام لیا جس کی اس وقت پوری دنیا میں نظیر نہیں پیش کی جاسکتی۔ آپ تحریر و تقریر کے دھنی تھے، اور اس وقت قادیانیت کے خلاف کام کرنے والی ٹیم میں آپ کی ذات گرامی کو امتیازی کا درجہ حاصل تھا۔

متعلقین جانتے ہیں کہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم ایک مجاہد فی سبیل اللہ بزرگ اور ممتاز دینی رہنما ہیں، آپ کی قیادت و سیادت پر اس وقت اہل علم متفق و متحد ہیں۔ آپ بیان نہیں فرماتے، برطانیہ میں ایک موقع پر کسی نے عرض کیا۔ راقم الحروف بھی اس موقع پر موجود تھا کہ حضرت آپ تقریر نہیں فرماتے؟ آپ نے فی البدیہہ فرمایا کہ میری زبان مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ہیں، جس نے مجھے سننا ہے وہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی تحریر و تقریر سنے اور پڑھے۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ ۱۹۷۴ء کے اواخر سے لے کر تادم واپسیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت و سیادت فرماتے رہے۔ اس دوران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جو ترقی کی وہ آپ کی گراں قدر خدمات کے اظہار کا ایک روشن باب ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت شہیدؒ کو اعلیٰ مراتب سے نوازیں اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چل کر زندگی گزارنے کی توفیق بخشے۔

بلاشبہ اس محاذ پر آپؒ سے قدرت حق نے وہ کام لیا جس پر آپ کی ذات کو جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔

تحریر: عزیز الرحمن عزیزی، عمان

ختم نبوت پر پابندی...... قابل تشویش عندیہ!

حکومت پاکستان نے ملک میں فرقہ وارانہ رقابتوں کی لبادے میں ہونے والی تخریبی کارروائیوں کے انسداد کے لئے بعض تنظیموں پر پابندی عائد کرنے کے لئے انہیں غیر قانونی قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے، اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مذہبی تنظیموں کے بارے میں وزارت داخلہ نے رپورٹ مرتب کر کے چیف ایگزیکٹو کو مزید غور کے لئے ارسال کی ہے ہماری اطلاعات کے مطابق اس لسٹ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اگر یہ اطلاعات درست اور مبنی بر صداقت ہوں تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کا مذکورہ اقدام خلوص نیت سے اصلاح احوال کے لئے سنجیدہ کوشش کی بجائے مشکوک صورت اختیار کر رہا ہے اور ملک کے مخلص دینی حلقوں میں تشویش واضطراب کی کیفیت میں مزید اضافے کا باعث بن رہا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مسلمانوں کے لئے سرچشمہ ہدایت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شان ختم نبوت کا تقدس واحترام ہر مسلمان کی رگوں میں خون کی رفتار کی طرح موجزن ہے اور اس پر ذرہ برابر بھی فرق آنے سے پہلے اپنی جان ومال کو قربان کرنے کے لئے میدان میں حاضر ہونا مومن کی امتیازی شان ہے۔

قادیانیوں نے دجل و فریب اور جعلسازیوں کے ذریعے دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کے بنیادی عقائد پر حملہ کر کے ان کی صداقت کو جھٹلایا اور اسلام کی حقانیت کو چیلنج کیا، فرنگی استعمار نے ملت اسلامیہ کی پیٹھ میں خنجر گھونپ کر مرزائیت کی خوب آبیاری کی اور ملعون مرزا غلام احمد قادیانی سے قصر ختم نبوت میں نقب زنی کی ناپاک جسارت کرائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا نصب العین تحفظ ختم نبوت، رد قادیانیت، حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کا تحفظ اور قادیانیوں کے مذموم عقائد وعزائم اسلام دشمنی اور ان کی دہشت گردی اور ان کی فتنہ پردازیوں کو بے نقاب کرنا ہے، اس جماعت کی جدوجہد کا محور اسی سلسلۃ الذھب کی ایک کڑی ہے جس کا آغاز اصحاب رسولؐ نے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے کیا تھا۔ اس جماعت کا تعلق براہ راست آپؐ سے غیر مشروط اور بے لوث محبت کا عملی اظہار کیا ہے۔ یہ جماعت جس منشور اور پروگرام کی علمبردار ہے اس پر تمام امت مسلمہ کا اتفاق ہے، ملک عزیز کے تمام مکاتب فکر ختم نبوت کی اسٹیج پر ہم آہنگ اور شانہ بشانہ کھڑے نظر آتے ہیں۔ اس کا عملی مظاہرہ انہوں نے ۱۹۵۳ء ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کے تحاریک ختم نبوت میں کیا۔

اور تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ختم نبوت کے نصب العین کے لئے مشترکہ جدوجہد کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے یوم تاسیس سے لے کر آج تک کوئی ایک تخریبی واقعہ ایسا نہیں ہے جس میں مجلس ملوث پائی گئی ہو بلکہ اس جماعت کے اکابرین اور کارکن بارہا خود تشدد اور دہشت گردی کا نشانہ بنے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی انہوں نے صبر وتحمل اور برداشت کے دامن کو ہاتھ سے چھوٹنے نہیں دیا، جس کی واضح مثال گزشتہ سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی المناک شہادت ہے۔ حضرتؒ کی مظلومیت اور بے گناہی کا اعتراف خود چیف ایگزیکٹو نے آپؒ کے ورثاء سے اظہار تعزیت کے لئے جا کر کیا اور مولانا کے قاتلوں سے آہنی ہاتھوں سے نمٹنے کا روایتی وعدہ بھی کیا، مگر وہ وعدہ ابھی تک ایفا نہیں کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دلوانے جیسے اہم نوعیت کے معاملے میں بھی آئینی اور قانونی راستہ اختیار کیا۔ قادیانیوں کو (۱۱) دن تک قومی اسمبلی میں اپنا موقف بیان کرنے کا موقع دینے کے بعد ایوان نے قادیانیوں کے مذموم عقائد وعزائم کی بنا پر مکمل اتفاق رائے سے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بقیہ صفحہ 16 پر

تحریر: حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان

عمرہ پالیسی......پاکستانی مسلمانوں کے لئے مشکلات

عمرہ جس کو شرعی اصطلاح میں حج اصغر بھی کہتے ہیں۔ بہت ہی فضیلت اور اہمیت والی عبادت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس کی بہت زیادہ ترغیب دی ہے۔ ایک حدیث شریف کے مطابق:

"ایک عمرہ دوسرے عمرہ کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے۔"

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بیت اللہ شریف میں تشریف فرما تھے، آپ نے دیکھا کہ:

"ایک جماعت احرام باندھ کر آئی، اس نے طواف ادا کیا، اس کے بعد سعی کرکے عمرہ کے ارکان مکمل کئے، آپ نے ان کو بلایا اور پوچھا کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ یمن سے۔ پوچھا کس لئے آئے ہو؟ جواب دیا عمرہ کی ادائیگی کے لئے۔ پوچھا کوئی اور غرض، یعنی تجارت یا رشتہ داروں سے ملاقات وغیرہ، جواب دیا نہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ ازسرنو اعمال کرو، تمہارے سابقہ گناہ عمرہ کی برکت سے معاف کردیئے گئے۔"

ایک حدیث شریف میں پے در پے عمرے ادا کرنے کی ترغیب دی گئی، خود نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقع پر عمرہ کی غرض سے تشریف لائے تھے۔

حج کی طرح عمرہ کی ادائیگی کے لئے کوئی مخصوص دن متعین نہیں فرمائے گئے، بلکہ صرف حج کے پانچ دنوں کو چھوڑ کر (اس میں عمرہ ادا کرنا جائز نہیں) پورے سال عمرہ ادا کیا جاسکتا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حج تمتع یا قران کرنے والا فرد عمرہ کے افعال کی ادائیگی کے بعد حج کے ارکان کی ادائیگی کی تکمیل تک عمرہ نہیں کرسکتا۔

قرآن کریم میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ طواف کرنے والوں اور نماز کی ادائیگی کرنے والوں کے لئے بیت اللہ شریف کو مزین کرکے رکھیں اور کفار کی مذمت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ وہ مسلمانوں کو بیت اللہ شریف میں نماز اور ذکر اللہ کی ادائیگی سے روکتے ہیں، اس لئے ہر اسلامی حکومت نے اپنے اپنے دور میں عمرہ کی ادائیگی کرنے والوں کے لئے بہتر سے بہتر انتظامات کی کوشش کی ہے کیونکہ حج اور عمرہ کی ادائیگی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنا مہمان قرار دیا ہے۔

موجودہ سعودی حکومت کا یہ طرہ امتیاز رہا ہے کہ اس نے اپنے دور حکومت کے آغاز سے ہی بیت اللہ شریف، مسجد نبوی اور روضہ اطہر اور دیگر مقدس مساجد کو حجاج کرام اور معتمرین کے لئے بہت ہی خوبصورت انداز میں تیار کیا اور ضیوف الرحمن کو ہر ممکن سہولتیں فراہم کیں۔ سعودی وزارت حج کے مونوگرام یا امتیازی نشان میں ہی یہ الفاظ درج ہیں:

"حجاج کرام کی خدمت ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔"

اس کے ساتھ جگہ جگہ ضیوف الرحمن کے لئے خوش آمدیدی کلمات تحریر کئے جاتے ہیں، اس حوالہ سے تمام دنیا کے مسلمان نہ صرف اس حکومت کو جس نے اپنے سربراہ کا لقب "جلالۃ الملک" سے ختم کرکے "خادم الحرمین الشریفین" اختیار کیا ہے زیادہ سے زیادہ اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ وہ کوئی ایسی پالیسی نہیں بنائیں گے جس سے عازمین حج یا عمرہ کو کسی قسم کی پریشانی یا مشکلات ہوں لیکن موجودہ عمرہ پالیسی کے خدوخال جو اس وقت تک منظر عام پر آئے ہیں یا مشاہدہ ہوا ہے اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عمرہ کرنے پر قدغن لگانے کے لئے آغاز کیا جارہا ہے اور عمرہ کو عبادت کے بجائے تجارت کا درجہ دیا جارہا ہے اور خدانہ کرے وہ دن دور نہیں کہ عمرہ اور حج صرف مالی منفعت کا ذریعہ رہ جائے۔ نئی عمرہ پالیسی کے مطابق کوئی شخص بھی کسی رجسٹرڈ ٹور ایجنٹ کی معرفت کے سوا عمرہ کا سفر نہیں کرسکے گا۔ اس کو ہر حال میں ان ٹور ایجنٹوں کے پیکج میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا ہوگا۔ ہر ایجنٹ نے اپنے مالی فوائد کے زیادہ سے زیادہ حصول کے

لئے مہنگے پیکج تیار کئے ہیں۔ ہوٹل اور ٹرانسپورٹ کی رقم کی ادائیگی پاکستان میں کر دی جائے گی۔ پہلے مرحلے پر یہ شرائط عائد کر کے عمرہ پر جانے والوں کو مشکلات میں ڈالا گیا۔ عمرہ کی ادائیگی پر جانے والوں نے ان شرائط پر کام کا آغاز کیا تو کئی لوگوں کو رقوم دینے کے باوجود جدہ ایئر پورٹ پر ایجنٹ کے کوئی نمائندے نہیں ملے۔ بعض عمرہ کرنے کے لئے جانے والوں کو جدہ سے واپس کر دیا گیا۔ دوسرے مرحلہ پر شرط عائد کی گئی کہ صرف ان پاسپورٹوں کو قبول کیا جائے گا جن کی فہرست سعودی عرب کے ایجنٹ سے تصدیق شدہ سعودی سفارت خانے بھیج جائے اور اب یہ شرط عائد کر دی گئی کہ اب وہ پاسپورٹ قابل قبول ہوں گے جن کی فہرست کی تصدیق سعودی وزارت حج سے کرا کر بھیجی گئی ہو۔ یہ تمام شرائط ایسی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عمرہ کرنے والوں کو زیادہ سے زیادہ مشکلات میں مبتلا کیا جائے۔ پاکستان سے سب سے زیادہ تعداد عمرہ کرنے والوں کی جاتی ہے۔ اس میں سے اکثر متوسط طبقہ کے لوگ ہوتے ہیں، سستی جگہ لے کر کم سے کم اخراجات کر کے وہ اس عبادت کی ادائیگی کے لئے رقوم جوڑ کر جمع کرتے ہیں۔ ڈالر اور ریال کی قیمت میں اضافہ ان کے لئے اس سفر میں پہلے ہی سوہان روح بنا ہوتا ہے، ایک چائے کی پیالی پیتے ہوئے اس کو حساب لگانا پڑتا ہے کہ یہ کتنے پاکستانی روپے کی پڑے گی؟ عام طور پر عازمین عمرہ کو بیس سے پچیس ریال روزانہ کے حساب سے کمرہ دستیاب ہو جاتا تھا۔ پانچ چھ سو ریال میں وہ پندرہ دن اچھے انداز میں گزار کر عبادت کا لطف اور اجر و ثواب حاصل کر لیتا تھا۔ اب موجودہ پیکج کے اعتبار سے کم سے کم ۶۵ ڈالر یا سو ڈالر تین سے چھ دن کے لئے لئے جا رہے ہیں اس کے ساتھ دوسری مشکلات الگ، پھر عام طور پر سستی ٹرانسپورٹ کے ذریعہ وہ ارکان کی ادائیگی کا اہتمام کر لیتا تھا جبکہ موجودہ پیکج میں یہ رقم ڈگنی وصول کی جا رہی ہے، اس صورتحال کے پیش نظر ہم سعودی حکومت سے یہی کہیں گے کہ ایک تو ابھی تک واضح پالیسی کا اعلان نہیں کیا گیا روزانہ اس میں کوئی نہ کوئی تبدیلی کا اعلان سفارت خانے اور قونصل خانے کی جانب سے کیا جا رہا ہے۔ دوسرا ایجنٹوں نے من مانی کا آغاز کر کے مسلمانوں کو مشکلات میں ڈالنا شروع کر دیا ہے جبکہ رمضان المبارک کے موسم میں جب کہ مکانات مزید مہنگے ہو جائیں گے یہ ایجنٹ زیادہ سے زیادہ مالی فوائد حاصل کرنے کی کوشش کریں گے جس کی وجہ سے سعودی گورنمنٹ کی بدنامی ہوگی۔ کچھ ناجائز کام کرنے والوں یا غیر قانونی طور پر رک جانے والوں کی سزا تمام عمرہ ادا کرنے والوں کو دینا کسی طور مناسب نہیں۔ سعودی حکومت کی یہ نیک نامی رہی ہے کہ اس نے حج اور عمرہ کو تجارت کے دائرہ سے نکال کر صرف عبادت تک محدود کیا ہے مگر اس پالیسی سے اس پر یہ دھبہ لگنے کا اندیشہ ہے کہ وہ عمرہ کو تجارت بنا رہی ہے، اس لئے اس پالیسی کو تبدیل کر کے سابقہ عمرہ کی پالیسی بحال کی جائے۔ ہم وزارت مذہبی امور پاکستان سے بھی یہی کہیں گے کہ وہ عازمین عمرہ کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے وزارت حج سعودی عرب سے مذاکرات کرے اور پاکستان کے مسلمانوں کے معاشی حالات کے مطابق پالیسی بنانے کی درخواست کرے۔ ☆☆

بقیہ: ختم نبوت پر پابندی

امت مسلمہ کو قادیانیوں کے عقائد و عزائم اور امت کے خلاف ریشہ دوانیوں کو بے نقاب کرنا اور ایک غیر قانونی فرقے کی ناجائز سرگرمیوں اور ملک دشمن سازشوں کا تعاقب کرنا ہو خود اس جماعت کو غیر قانونی قرار دینا کتنی مضحکہ خیز بات ہوگی؟ پاکستان اور بیرون ملک ہنوز قادیانیوں کی خطرناک سازشوں کا سلسلہ جاری ہے۔ قادیانی اپنی مذموم سرگرمیوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے منصوبہ سازی میں یہودیوں سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ قادیانی گروہ بھی یہودیوں کی طرح قادیانی ریاست کے قیام کے لئے مذموم کوششیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے انگلینڈ کو اپنی سازشوں کا مرکز بنایا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر خدانخواستہ پابندی لگانا، قادیانی منصوبوں کی تکمیل کا راستہ ہموار کرنے کے مترادف ہوگا۔ پوری امت مسلمہ کی متفقہ جماعت جس کی کوششوں کے طفیل کئی دیگر اسلامی ممالک میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے، فرقہ واریت کی ساتھ تعلق جوڑنا صریح بے انصافی ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ حقائق کو سامنے رکھ کر کوئی قدم اٹھائے کسی جماعت کے قیام کے پس منظر اور اس کے عزائم و مقاصد کے بارے میں مکمل تحقیق و تفتیش کے بغیر ہی ان پر دہشت گردی کے الزامات لگانا صورتحال کو مزید ابتر کرنے کے مترادف ہوگا۔ اس موقع پر ہماری صائب رائے ہے کہ حکومت کو ملک کی بے دین لابیوں کے مفادات کے لئے استعمال نہیں ہونا چاہئے۔ ☆☆

تحریر: بیگم عجائب سلطانہ قریشی سہام

اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم...... کامل نمونہ حیات

رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ تمام جن وانس کے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم داعی حق تھے اور شارع امت بھی۔ معلم اخلاق بھی تھے، حاکم وقت اور منصف بھی، امام صلوۃ بھی تھے تو سالار فوج بھی، آپ نے لوگوں کو تعلیم وتربیت بھی دی اور ایک پورے معاشرے کی تہذیب وتنظیم بھی کی۔ آپ کی دعوت انسانی زندگی کے نجی دائرے تک محدود نہیں بلکہ وہ حیات اجتماعی کے تمام تر گوشوں پر محیط ہے۔ (م-الف-ک)

سورۂ آل عمران کی آیت: ۱۶۴ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: یقیناً بڑا احسان فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر جب اس نے بھیجا ایک رسول انہی میں سے پڑھتے ہیں ان پر اللہ کی آیتیں اور پاک کرتے ہیں انہیں اور سکھاتے ہیں انہیں قرآن اور دانائی کی باتیں اگر چہ وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔"

خالق کائنات نے بنی نوع انسان کو تخلیق فرما کر مقصد تخلیق سے آگاہی اور ان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے کم وبیش سوا لاکھ پیغمبروں کو مبعوث فرمایا، سب سے آخر میں نبی آخرالزمان جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ کی بعثت کو مومنوں پر احسان عظیم قرار دیا جس کا مذکورہ آیت کریمہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

ظہور قدسی تاریخ انسانی کا سب سے عظیم دن ہے۔ اس روز وہ آفتاب ہدایت طلوع ہوا جس کی تجلیات سے دنیا کی تاریکیاں سیماب پا ہوگئیں اور ظلمات کے بادل چھٹ گئے، ظہور قدسی سے قبل قریش قحط، بھوک اور افلاس کا شکار تھے ہر طرف خشک سالی کا دور دورہ تھا۔ جانور لاغر اور کمزور ہو گئے تھے۔ آپ کی آمد کی برکت سے نہ صرف عرب بلکہ تمام روئے زمین پر خوشحالی، فارغ البالی، امن وسکون، حریت وآزادی، اخوت ومساوات، عدل وانصاف، محبت وراحت کا ایسا مہر محبت طلوع ہوا کہ جس کی مثال پہلے کے ادوار میں نہیں ملتی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: "البتہ تحقیق تمہارے لئے اللہ کے رسول کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔" (سورۂ احزاب:۲۱)

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی توصیف کے لئے جو وصف پسند فرمایا ہے وہ حسنہ ہے اور حسنہ کے معنی ہیں، ذات حسن یعنی حسن و جمال والا۔ آپ کی حیات طیبہ کا ہر ورق کھلی ہوئی کتاب کی طرح روشن ہے، جہاں سے ہر شعبہ حیات سے متعلق انسان اپنی اپنی قلبی تسکین کرکے اپنی زندگی کو مزین کر سکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اسوہ یا نمونہ جتنا خوبصورت اور دلکش ہے، اسی قدر وسیع اور کشادہ بھی ہے۔ زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جس کے لئے اس میں پروگرام موجود نہ ہوں۔ انسانیت کا کوئی ایسا روگ نہیں جس کے لئے اس میں تریاق نہ ہو، اس کی برکت سے آرائشیں ہوتی ہیں، روح کو پاکیزگی، دل کو طہارت، ذہن کو صفائی ملتی ہے، اور سیرت وکردار میں استواری اور استقلال پیدا ہوتا ہے۔ عبادات، معاملات، تہذیب وتمدن، معاشیات، و معاشرت الغرض کوئی میدان بھی ہو اسوۂ حسنہ کا ابر رحمت ان پر سایہ فگن ہوتا ہے۔ ان کی نشوونما کرتا ہے اور زندگی کے ظرف کو سوز ونشاط سے لبریز کرتا ہے۔

کوئی بھی معاشرتی، اصلاحی مذہبی تحریک یا دعوت اس وقت تک کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس کا رہنما صدق و اخلاص، عزم و استقلال اور صاحب الاستقامت نہ ہو۔ اعلان نبوت سے پہلے بھی اہل مکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امین اور صادق کے لقب سے پکارتے اور اعلان نبوت کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کے معترف تھے اور آپ پر اعتماد کرتے تھے اور اپنی امانتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے پاس جمع کراتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ کے بارے میں قرآن میں ارشاد ہے کہ:

ترجمہ: "آپ تو اخلاق کے عظیم مرتبہ پر فائز ہیں۔"

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"اور مجھے تو اخلاق کریمانہ کے اتمام کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"آپ کا اخلاق تو قرآن ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا اعجاز

بقیہ 22

آخری قسط

تحریر: مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی

نبیٔ کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کائنات کے لئے نبی و رسول بنا کر بھیجے گئے، اب تا قیام قیامت تمام جن وانس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر دارین کی فوز و فلاح سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے کہ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہو گا تو آپ علیہ السلام بھی بحیثیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہوں گے۔ (مدیر)

آیات و احادیث سے جو حضورؐ کی نبوت و رسالت کا ہر مخلوق اور ہر زمانے اور ہر ہر جگہ کے لئے ہونا ثابت ہوا، ان میں کسی وقت کے ختم ہو جانے کا کوئی ذکر نہ ہونا اس کی دلیل ہے کہ حضورؐ کی نبوت و رسالت بعد وفات بھی ہے اور چونکہ مسلمان جنت میں اور کافر دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے، نہ جنت اور جنتی ختم ہوں گے اور نہ دوزخ اور دوزخی۔ آیات میں دونوں کے لئے حکم "خالدین فیھا ابدا" سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہونا کثرت سے آیا ہے۔ تو حضورؐ کی نبوت و رسالت بھی ہمیشہ ہمیشہ قائم رہے گی۔ اسی پر تمام امت کا اجماع ہے۔ علامہ شامی تقسیم غنیمت کے باب میں لکھتے ہیں مقدسی نے کہا ہے کہ منیۃ المفتی میں یہ بات صاف ذکر ہے کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت موت سے باطل نہیں ہوتی۔" آگے مقدسی کا پورا قول نقل کر کے کہ ممکن ہے کہ یوں کہہ لیا جائے کہ حکماً باقی رہتی ہے۔ شامی کہتے ہیں کہ پوشیدہ نہ رہے کہ ان کے کلام سے یہ وہم پیدا ہوتا ہے کہ شاید نبوت کی حقیقی ختم ہو جاتی ہے، تو الدر المنتقیٰ میں ہے کہ یہ اجماع کے خلاف ہے۔ میں (شامی) عرض کرتا ہوں کہ امام اہل السنت والجماعت امام اشعری کی طرف جو ثبوت نبوت بعد وفات کا انکار منسوب کیا گیا ہے، وہ بہتان ہے، الزام ہے۔ خود ان کتابوں اور ان کے شاگردوں میں اس منسوب کئے ہوئے کے خلاف صاف صاف خیال موجود ہے۔ یہ ان کے دشمنوں نے ان کی طرف منسوب کر دیا ہے کیونکہ حضرات انبیاء علیہم السلام سب کے سب اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں، اور امام عارف ابو القاسم قشیری نے کتاب شکایۃ السنت میں اس بہتان کو بیان کیا ہے اور دوسرے علماء نے بھی بیان کیا ہے۔ جیسے امام ابن السبکی نے طبقات کبریٰ میں امام اشعری کے تذکرے میں تفصیل سے لکھا ہے (رد المحتار ج ۲ ص ۲۵۹) اور قیامت میں سب انبیاء کا آپؐ کے جھنڈے کے نیچے ہونا، کل مخلوق سے عذاب محشر دور ہونے کی شفاعت کرنا اور موقع بموقع متعدد شفاعتیں، حوض کوثر پر فیض عام اور بعض لوگوں کے ہٹائے جانے پر فرمانا: اصحابی اصحابی (میرے کچھ کچھ ساتھی) دوزخ میں سے گنا ہگاروں کو نکال لانا وغیرہ، سب واقعات اس کی دلیل ہیں کہ ابدالآباد تک حضورؐ نبی و رسول ہیں، یہ سب واقعات احادیث میں موجود ہیں۔ اختصار کے لئے پوری نقل نہیں کی گئیں۔

کیا حضور صرف عرب کے لئے نبی تھے؟

بعض کافر اور بعض بے دین اور بد دین لوگ اسلام کو ختم کرنے کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف عرب کے لئے نبی تھے، دوسرے لوگوں کے لئے نہیں اور اس پر غلط پروپیگنڈہ کرنے کے لئے کچھ دلیلیں بھی قائم کرتے، اس لئے ان پر بھی مع دلیل و جواب غور کر لینا لازم ہے۔

قرآن شریف میں ہے:

ترجمہ: "وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں (عرب) میں انہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور ان کو پاک کرتے، اور ان کو کتاب و دانش مندی سکھاتے ہیں اور یہ لوگ پہلے سے کھلی گمراہی میں تھے اور دوسروں کے لئے بھی جو ان میں سے ہونے والے ہیں لیکن ہنوز ان میں شامل نہیں ہوئے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔"

(سورۂ جمعہ ۲،۳)

آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ حضور صرف امی (ان پڑھ) لوگوں یعنی عربوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے اور بعد کے بھی جو لوگ انہی میں سے ہونے والے ہیں، ان کے لئے نبی ہیں، دوسرے لوگوں کے لئے نہیں۔ جواب یہ ہے کہ اول تو کسی ایک قسم کے ذکر کرنے سے یہ لازم نہیں کہ دوسری قسم کے

لئے نبی نہیں۔ اگر کوئی یہ کہہ دے کہ میں کراچی گیا تھا تو یہ معنی نہیں ہوسکتے کہ نہ حیدرآباد گیا، نہ سکھر نہ بہاولپور، نہ فیصل آباد وغیرہ۔ ہاں یہ ضرور ہوسکتا ہے کہ دوسروں کے لئے نبی ہونا یہاں ذکر نہ ہوگا۔ تو دوسری آیات و احادیث میں ذکر ہے، جو اوپر گزر چکی ہیں! اور چونکہ قرآن بعض بعض کی تفسیر ہے۔ اس لئے امی سے اس کا مفہوم بھی معتمد کرلینا ضروری ہے کہ ان کے لئے بھی نبی ہیں۔ (تفسیر کبیر ج۸ ص۳۰۲ مع تشریح)

دوسرے کس قدر کم عقلی یا بے عقلی کی بات ہے کہ ایک طرف تو آپ کو نبی تسلیم کرلیا گیا ہے، گو صرف عرب کے لئے تسلیم کیا گیا ہو، دوسری طرف آپ کی وحی کی آیات اور آپ کی احادیث، جو اوپر آچکی ہیں، ان سے روگردانی ہے۔ جب حضور کو کسی نہ کسی درجے میں نبی مانا جاچکا ہے تو آپ کا ہر ہر قول اور تمام انسانوں، فرشتوں، جنوں، بلکہ جمادات، نباتات، حیوانات سب کے لئے خلق عالم سے پہلے سے فنائے عالم کے بعد تک، ابدالآباد تک کے لئے نبی ماننا لازم ہوگیا۔ اس کا انکار جرم ہوگیا۔

(شرح احیاء العلوم مع وضاحت ج۲ ص۳۰۲)

تیسرے یہ مفہوم جو آیت شریفہ کا لے لیا گیا ہے، یہی غلط لیا ہے۔ یہ عربی زبان سے ناواقف ہونا اور اس کے لئے اردو وغیرہ مادری زبانوں کے محاورے پر مفہوم گھڑلینا ہے، جو خود ایک جرم عظیم ہے۔ بات یہ ہے کہ بعث کے مفعول کئی آتے ہیں، کوئی بغیر صلے کے ہوتا ہے کوئی فی کے صلے سے ہوتا ہے کوئی من کے، کوئی ب کے، کوئی الی کے صلے سے ہوتا ہے، اور ہر ایک کے معنی الگ ہوتے ہیں۔ یہاں دو مفعول ہیں: ایک تو رسولاً جو بلا صلہ ہے اور دوسرا فی کے صلے سے ہے۔ یعنی جن کو بھیجا گیا وہ تو رسول ہیں اور فی جو ظرف کے معنے کے لئے ہے، جن کے اندر بھیجا گیا وہ امیین ہیں، اور جو مفعول الی کے صلے سے تھا، یعنی وہ جن کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے، ان کا یہاں بیان نہیں ہے۔ اسی طرح جو مفعول ب کے صلے سے ہوتا ہے، یعنی جو دے کر بھیجا جاتا ہے، اس کا بھی ذکر نہیں، اور جو مفعول من کے ذریعے ہوتا ہے کہ جہاں سے اٹھا کر بھیجا ہے، حالانکہ ان کا یہاں بیان ہی نہ تھا، ان کا بیان مذکورہ بالا آیات و احادیث میں آچکا ہے۔ لہٰذا یہ مفہوم لینا ہی بالکل غلط اور دھوکہ ہے۔

(روح المعانی مع تفصیل ج۲۸ ص۸۳)

چوتھے قرآن مجید کا کوئی مفہوم ایسا گھڑنا جو دوسری آیات و احادیث کے خلاف ہے تحریف معنوی قرار پاتا ہے، وہ ہرگز معتبر نہیں ہوسکتا، جس کی برائی قرآن مجید میں بھی مذکور ہے، اور یہ خدا تعالیٰ پر کھلا بہتان اور گناہ عظیم قرار پاتا ہے۔

پانچویں امی کے معنی ان پڑھ کے علاوہ دوسرے بھی آتے ہیں: ”امت والے“ اس لئے تمام امتی اس میں داخل ہیں۔ بخاری، ترمذی، نسائی اور متعدد کتابوں میں حضرت ابوہریرہؓ سے یہ حدیث روایت ہے کہ:

”ہم سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ سورۂ جمعہ نازل ہوئی اور حضورؐ نے تلاوت فرمائی۔ جب اس آیت پر آئے ”اور دوسروں کے لئے بھی جو ان میں سے ہونے والے ہیں لیکن ہنوز ان میں شامل نہیں“ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ حضورؐ یہ کون لوگ ہیں جو اب تک ہم میں شامل نہیں؟ حضور نے حضرت سلمان فارسیؓ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ”قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر دین ثریا میں بھی ہوگا تو ان میں سے کچھ لوگ حاصل کرلیں گے۔“

حضرت سلمان فارسیؓ ان میں سے نہ تھے مگر امتی تھے اور ان کی پوری قوم بھی امتی ہوئی ہے۔

(روح المعانی مذکور)

چھٹے امی کے معنی اگر ناخواندہ، ان پڑھ، ہی مراد لئے جائیں تو عربوں میں چند حیثیتیں ہیں۔ ایک خاص نسب کا ہونا، دوسرے خاص جگہوں کا ہونا، تیسرے ناخواندہ ہونا، چوتھے مسلمان ہونا، تو یہاں اول کی تین حیثیتوں میں سے تو کوئی مراد ہی نہیں ہوسکتی، کیونکہ آگے کا جملہ ”اب تک ان میں شامل نہیں ہوئے۔“ بتاتا ہے کہ وہ حیثیت مراد ہے جس میں دوسروں کا آشامل ہونا ممکن ہے۔ تو نسب میں تو کسی کا آشامل ہونا ممکن ہی نہیں اور خاص جگہوں کا وطنی ہونا بھی دوسروں کے لئے عربی مفہوم سے ممکن نہیں کہ فارسی عرب نہیں شمار ہوسکتا اور ناخواندہ میں شامل ہونا کہ خواندہ ہوکر ناخواندہ بن جانا، یہ بھی ممکن نہیں اور پھر ان تینوں حیثیتوں کا شریعت میں کوئی اعتبار بھی نہیں کیونکہ ان کی وجہ سے حقوق شرعی ایک کے دوسرے پر فرض نہیں ہوتے، کوئی کسی کا وارث نہیں بن سکتا۔ صرف چوتھی وجہ مسلمان ہونا ہی ایسی ہے کہ اس بنا پر آیت کا مفہوم صحیح بن سکتا ہے کہ: ”دوسروں کے لئے بھی جو ابھی ان میں آشامل نہیں ہوئے“ یعنی مسلمان نہیں ہوئے، اس لئے یہاں کے رہنے والے غیر مسلم بھی اور قیامت تک کے لوگ جب مسلمان ہوکر ان میں یعنی مسلمانوں میں آشامل ہوں گے، حضور کا ان کے لئے نبی ہونا ثابت ہے۔ اس معنی سے کہ انہوں نے دعوت قبول کرلی ہے اور امت اجابت بن گئے (بیان القرآن بتوضیح) ہر نبی کی امت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک امت دعوت کہ جن جن کو دعوت دی جائے۔ دوسری امت اجابت یعنی وہ لوگ جنہوں نے یہ دعوت قبول کرلی اور ایمان لے آئے۔

اور ارشاد ہے:

ترجمہ: ”اور ہم نے تمام پیغمبروں کو انہی کی قوم کی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تا کہ ان سے بیان کریں۔“ (سورہ ابراہیم:۴)

اس سے معلوم ہوا کہ ہر رسول اپنی قوم کی زبان کے ساتھ بھیجا جاتا ہے اور حضورؐ کی زبان عربی تھی حضورؐ کی قوم بھی عرب ہوئی لہٰذا، صرف عرب کے لئے آپؐ نبی ہوئے۔

جواب اول تو یہ ہے کہ قوم اور چیز ہے، اور امت اور چیز۔ قوم سے مراد تو وہ لوگ ہیں جن میں حضورؐ کی ولادت و بود و باش ہوئی ہے اور امت دو قسم ہے: امت دعوت کہ ابتداء سے انتہا تک جن جن کو اسلام کی دعوت دی جاتی ہے۔ دوسری امت اجابت وہ تا قیامت جماعت ہے جو ایمان لاتی ہے۔ لہٰذا قوم کی زبان عربی ہونے سے پوری امت کا عرب میں منحصر ہونا لازم نہیں آ سکتا، کیونکہ امت کی زبان نہیں۔ فرمایا امت تو قوم بھی ہے، دوسرے بھی ہیں۔ انبیاءؑ، فرشتے، جن، جمادات، نباتات، حیوانات اور کل انسان، غلط فہمی اس سے ہوتی ہوگی کہ چونکہ دوسرے انبیاءؑ جیسے کہ کہ شروع میں آیات سے ثابت کیا گیا ہے، صرف اپنی اپنی قوم کے لئے آئے ہیں تو وہاں قوم اور امت ایک ہی ہے۔ قوم عرب ہے تو امتی بھی عرب ہی ہوں گے، حالانکہ واقعہ یہ نہیں۔ قوم خاص جماعت ہے امت اس سے بہت عام ہے۔

دوسرے جیسے اوپر کے اشکال کے جواب میں عرض کیا گیا ہے کہ ان کے ذکر سے اوروں کی نفی تو نہیں ہو سکتی۔ ان کے لئے بھی ہیں، دوسروں کے لئے بھی نبی ہیں۔

تیسرے وہی جواب جو اوپر عرض ہوا ہے کہ جب بعض کے لئے نبی تسلیم کر لیا تو ان کی وحی اور خود ان کے ارشادات کو بھی حق تسلیم کر لیا بعض یہودی لوگ یوں کہتے ہیں: حضورؐ کی بعثت صرف عرب کے لئے ہے۔ اگر عام ہوگی تو پہلے مذہبوں کا منسوخ ہونا لازم آئے گا، اور منسوخ ہونا محال ہے، کیونکہ اس سے حق تعالیٰ کا یا جہل لازم آتا ہے یا بداء یعنی ندامت، اور یہ دونوں باتیں حق تعالیٰ کے لئے محال ہیں۔ یہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حکم بھی صادر ہو، اس میں مصلحت کا ہونا ضروری ہے تا کہ ترجیح بلا مرجح لازم نہ آئے۔ یعنی جب کہ ممکن ہر وہ چیز ہے جس کا نہ وجود لازم ہو نہ عدم، بلکہ دونوں برابر کے درجہ میں ہوں تو جب تک ایک کو ترجیح دینے والی کوئی شے نہ ہوگی وہ نہ ہو سکے گی، وجود کو ترجیح دینے والی کوئی چیز نہ ہوگی تو وجود نہ ہو سکے گا۔ عدم کو ترجیح دینے والی کوئی چیز نہ ہوگی تو عدم نہ ہو سکے گا۔ اس لئے جو حکم صادر ہوگا چونکہ وہ ممکن تھا، اس کے وجود کے لئے مرجح یعنی ترجیح دینے والی چیز کی ضرورت ہے ورنہ اس کا وجود محال ہوگا اور وہ مصلحت ہے۔ اگر مصلحت نہ ہوگی تو حکم ہی محال ہوگا۔ لہٰذا مصلحت ہونا لازمی ہے۔ تو اب اگر منسوخ ہونے والے حکم میں بھی مصلحت ہوگی تو پھر دو صورتیں ہیں یا وہ مصلحت اللہ تعالیٰ کو معلوم نہ تھی، اس لئے ان کو منسوخ کر دیا ہے تو اس سے خدا تعالیٰ کی طرف جہل منسوب کرنا ہوگا جو محال ہے۔ اور اگر مصلحت معلوم تھی اور اس کی رعایت پہلے حکم میں تو ملحوظ رکھی اور دوسرے حکم سے بلا سبب منسوخ کر کے اس کو بے فائدہ قرار دے دیا تو یہ بداء ہے یعنی کئے پر شرمندہ ہونا اور یہ بھی حق تعالیٰ کے لئے محال ہے لہٰذا منسوخ ہونا ہی کسی حکم کا محال ہے۔

جواب یہ ہے کہ اول تو اہل سنت والجماعت کے نزدیک اللہ تعالیٰ پر احکام میں مصلحتوں کی رعایت رکھنا واجب نہیں۔ اس لئے منسوخ حکم کا مصلحت پر مشتمل ہونا ہی ضروری نہیں، یعنی وہ کسی کے محکوم و تابع نہیں ہیں کہ ان پر اس کی مصلحتوں کا لحاظ واجب ہو، اس لئے منسوخ ہونے سے نہ جہل لازم آ سکتا ہے نہ بداء۔

دوسرے اگر فرض کر لیا جائے کہ احکام میں مصلحتوں کی رعایت ہونی ضروری ہے تو پھر بات یہ ہے کہ بعض مرتبہ کوئی ایسی مصلحت حاصل ہو جاتی ہے جو پہلے سے حاصل نہ تھی کیونکہ مصلحتیں اوقات کے بدلنے سے مختلف ہوتی رہتی ہیں۔ جیسے دوا کا ایک وقت میں پینا، دوسرے وقت میں نہ پینا، تو کبھی مصلحت اس حکم کے ہونے میں ہوتی ہے اور کبھی اس کے نہ ہونے میں یعنی نہ ہونے کے وقت دوسری مصلحت ہوتی ہے جو پہلے حکم کے زوال یا بہ نسبت بعد والے کے مرجوح ہونے پر حاصل ہو سکتی ہے، اس لئے نہ جہل لازم آتا ہے نہ بداء۔

تیسرے فرض کیجئے کہ اس سے جہل یا بداء لازم آتا ہے تو یہ اس وقت لازم آ سکتا ہے کہ جب ناسخ اور منسوخ دونوں ایک ہی قوم کے لئے ہوں، ورنہ جب الگ الگ قوموں کے لئے ہوگا تو جن کے متعلق کا حکم منسوخ ہوا، ان کے متعلق ناسخ نہیں آیا۔ اور جن کے لئے ناسخ حکم آیا ہے ان کے لئے وہ منسوخ حکم تھا ہی نہیں۔ اس لئے کچھ لازم نہیں آتا۔

چوتھے یہ کہ یہ اس وقت لازم آ سکتا ہے، جب ناسخ اور منسوخ دونوں کا ایک ہی فعل سے تعلق ہو، یہاں یہ بات بھی نہیں، منسوخ احکام اور افعال کے متعلق تھے، ناسخ اور افعال کے متعلق ہیں۔

(شرح مواقف ج۸ ص۲۶۱)

پانچویں ہم پوچھتے ہیں کہ دعویٰ نبوت کے موافق ہو کر خلاف عادت امور کا صادر ہو جانا، جب کہ لوگ مقابلے سے عاجز رہ جائیں، مدعی رسالت کی سچائی پر دلیل ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر کہئے کہ دلیل نہیں ہوتا، تو ضرور ہوگا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر بھی دلیل نہ ہو اور یہودی مذہب ہی ختم ہو جائے اور اگر دلیل ہوتا

ہے تو حضورؐ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سچائی بھی ضرور ماننی ہوگی۔

پہلے توریت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو فرمایا تھا: جب کہ وہ کشتی سے باہر آئے تھے کہ میں ہر ہر جانور کو تمہاری اور تمہاری اولاد کی غذا بناتا ہوں، اور اس قدر عام کرتا ہوں جس قدر نباتات عام ہیں، سوائے خون کے اور پھر توریت میں ان میں سے بہت سی چیزیں حرام فرمادی گئیں اور توریت میں یہ بھی ہے کہ آدم علیہ السلام کی شریعت میں (صبح کے بھائی کا شام کی بہن) سے نکاح جائز تھا اور تم نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ اور یعقوب علیہ السلام کی شریعت میں دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا جائز تھا، تم نے اس کو حرام قرار دیا ہے، اور ہفتہ کے روز کام کرنا موسیٰ علیہ السلام کی شریعت سے پہلے حلال تھا تم نے حرام قرار دے رکھا ہے اور پیدائش کے وقت ختنہ کرنا واجب نہ تھا تم نے واجب قرار دے دیا، یہ سب نسخ احکام ہے، جب یہودی مذہب میں یہ ناسخ احکام ہیں تو ان کا نسخ کو باطل کہنا ہی غلط ہوا، بعض یہودی اس مسئلے کو عقل سے ثابت نہیں کرتے بلکہ اپنے مذہب کی نقل سے ثابت کرتے ہیں کہ: "نسخ باطل ہے" تو یہ بات بہت بعد میں ابن الراوندی نے گھڑ کر ان کو بتائی ہے۔ ورنہ اگر یہ نقل صحیح ہوتی تو جب کہ یہودی لوگ ہر طرح حضورؐ کی تمام علامتوں کو مٹانے کے درپے تھے، حتیٰ کہ توریت میں جو حضورؐ کے حالات تھے ان کو بدل ڈالا تھا۔ یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ضرور اس نقل کو پیش کرتے، اور اگر وہ یہ نقلی دلیل پیش کرتے تو منقول بھی ہوتا، اب اس کا منقول نہ ہونا دلالت کرتا ہے اس پر کہ یہ بے بنیاد ہے۔

(شرح احیاء العلوم ج۲ص۲۰۳)

ساتویں یہ کہ یہ لوگ نسخ کا مفہوم ہی غلط لیتے ہیں "باطل کردینا" لیتے ہیں۔ حالانکہ ناسخ و منسوخ دونوں اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں خدائی کلاموں میں "ما ننسخ" (پارہ۱ع۱۳) (جس کو ہم نسخ کریں) وغیرہ قرآن مجید میں یا توریت وانجیل میں جہاں آیا ہے، وہاں خدائی حکم کو باطل کرنا کون کہہ سکتا ہے؟ اس قدر جرم کون کرسکتا ہے؟ نسخ کے معنی تبدیلی کے بھی تو ہیں۔

یہاں شریعت میں تبدیل وقت کے معنی میں ہوتا ہے۔ یعنی پہلے حکم کا جو وقت تھا وہ بدل گیا ہے، اب نئے حکم کا وقت آ گیا اور چونکہ اللہ تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہے، یہ بھی علم ہے کہ فلاں وقت تک کے لئے یہ حکم ہے اور فلاں وقت یہ ہے، خواہ ان کی مصلحتوں کو کوئی سمجھ سکے یا نہ سمجھ سکے کیونکہ قوموں اور شخصوں کی دلی کیفیات کا تفاوت انہی کو معلوم ہے۔ اس لئے جملہ خبریہ میں نسخ جاری نہ ہوگا کہ اس کا مدت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اسی لئے تمام عقائد ماضی حال استقبال سے تعلق رکھنے والے آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک یکساں، برابر رہے ہیں۔ اور جملہ انشائیہ میں بھی اگر کوئی وقت بیان ہوجائے کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے، یا کسی خاص وقت تک ہے تو وہاں نسخ اصلاً ہی نہ ہوگا۔ نسخ صرف ان انشائیہ جملوں میں ہوسکتا ہے جن میں مدت نہ بیان کی گئی ہو، خواہ لوگ بے دلیل اس کو دائمی سمجھے رہیں، اب اس کی مدت کا ختم ہونا اور دوسرے حکم کے آنے سے بھی معلوم ہوگا، جیسے ہر انسان کی زندگی کی مدت علم الٰہی میں مقرر ہے، مگر ہم کو معلوم نہیں کہ کب تک ہے، موت سے ہی معلوم ہوگا کہ وہ مدت ختم ہوگئی۔ ایسے ہی دوسرے حکم سے معلوم ہوگا کہ پہلے حکم کی مدت ختم ہوگئی۔ یہ ہے مفہوم نسخ کا جو کلام الٰہی کے متعلق آتا ہے اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہوسکتا، فقہ میں اس پر تفصیلی بحث ہے۔

اور یہ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ان الدین عند الله الاسلام"

ترجمہ: "دین تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے۔" اور فرمایا ہے:

"ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه"

ترجمہ: "اور جو اسلام کے سوا کوئی دین طلب کرے گا وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔"

اور یہ حکم تمام عالم کو ہے تو معلوم ہوا کہ جب تک اصول وعقائد یعنی جملات خبریہ میں نسخ تبدیل نہیں ہوتی، تو سب انبیاءؑ کا دین ایک ہی ہے۔ اسلام ہی اسلام ہے۔ کیونکہ عقائد تو سب کے نسخ نہ ہوسکنے سے بالکل ایک ہونے ضروری ہیں اور فروع وقت وقت، قوم قوم، مزاج مزاج کی بناء پر مقررہ وقت وقوم کے لئے کچھ اور بعد میں تبدیل کرکے کچھ فرمایا گیا ہے۔

یہودیوں کا دعویٰ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے معتبر سند سے ثابت ہے کہ فرمایا: ہفتہ کے دن کے احکام مضبوطی سے پکڑے رہو جب تک کہ آسمان زمین اور زمینیں رہیں، اس سے ثابت ہوا کہ یہ حکم اور ایسے ہی یہودی مذہب کا اور حکم منسوخ نہیں ہوسکتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عام نہیں ہوسکتی۔

جواب یہ ہے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صاف صاف اب فرمایا ہوتو متواتر ہوکر نقل ہوتا اور یہودی جو حضورؐ کے مخالف تھے، ضرور پیش کرتے اور پیش کرتے تو ضرور نقل بھی ہوتا، خصوصاً یہودیوں کے یہاں ضروری ہی ہوتا، مگر ایسا نہیں ہوا، تو معلوم ہوا کہ نسبت ان کی طرف صحیح نہیں بلکہ جیسا کہ مشہور ہے یہ ابن الراوندی کا گھڑا ہوا ہے۔

(شرح مواقف ج۸ ص۲۶۲)

☆☆............☆☆

بقیہ: اسوۂ رسولؐ

آپ کا پاکیزہ کردار ہے، جب کفار مکہ نے آپ سے نبوت کی دلیل مانگی تو ان الفاظ میں جواب ملا:

"اے گروہ قریش! میرا بچپن، میری جوانی اور میری ساری عمر تمہاری آنکھوں کے سامنے گزری تمہیں اس میں کوئی لغزش دکھائی دی؟"

یہ سن کر وہ خاموش ہوگئے۔ خالق کائنات نے بنی نوع انسان کے لئے آپ کی حیات طیبہ کو نمونہ عمل قرار دیا ہے۔ آپ کی ذاتی زندگی میں سخاوت و ایثار ایفائے عہد، زہد و قناعت، عفو و حلم اور شفقت و رحمت کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ جنہوں نے عرب کے بدوؤں کو اسلام کا گرویدہ بنا دیا تھا۔ غار حراء سے پھوٹنے والی علم و معرفت کی روشنی نے عالم انسانیت کو روشن کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذکی یعنی امت کے ظاہر و باطن کو پاک صاف کرنے والے بنا کر مبعوث فرمایا۔ کفار نے آل یاسرؓ کو مار مار کر بیہوش کر دیا، کبھی انہیں جھلستی ریت پر لٹاتے، کبھی لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں ڈالتے، آپ نے انہیں یہ مژدہ حیات سنایا: "اے آل یاسر! صبر کرو تمہارا مقام جنت ہے۔"

حضرت ابوذر غفاریؓ اعلان حق کے جرم کی پاداش میں حرم کعبہ میں مار کھا کھا کر لہولہان تو ہوگئے مگر ان مظالم کے باوجود ان کے دل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کوئی نہ نکال سکا۔ حضرت خبابؓ بن الارت کو ننگا کر کے انگاروں پر لٹایا گیا جسم سے خون نکلا تو ظلم کی آگ بجھ گئی مگر حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نور چمکتا رہا۔ حضرت بلالؓ کو ننگا کر کے گلی کوچوں میں گھسیٹا گیا، ظالم ظلم کرتے کرتے تھک گئے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدا کردہ محبت ان کے قلوب سے کوئی نکال نہ سکا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

خیر الامم

خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم

احسان دانش

کعبہ جاں قبلہ قلب و نظر پیدا ہوئے
خواجہ کونینؐ، شاہ بحر و بر پیدا ہوئے

ہر قدم اک مشرق نور و ضیاء کا سامنا
ہر نفس امکان معراج نظر پیدا ہوئے

جس زمیں کو پائے بوسی کا شرف حاصل ہوا
اس زمیں میں لعل و یاقوت و گوہر پیدا ہوئے

عارف ارض و سما میرا بساط کائنات!
خیر سے خیر الامم، خیر البشرؐ پیدا ہوئے

جس نے دیکھا پھر نہ دیکھا اور کچھ ان کے سوا
اک نظر میں سینکڑوں حسن نظر پیدا ہوئے

اب نہ اتریں گے صحیفے اب نہ آئیں گے رسول
لے کے قرآں آخری پیغامبرؐ پیدا ہوئے

حسن کو جس رنگ میں دیکھا تڑپ کر رہ گئے
اور یہ حالات دانش عمر بھر پیدا ہوئے

تحریر: قاری محمد جنید عارف

[illegible]

حضرت مولانا محمد منیر الدین صاحب نور اللہ مرقدہ کا سفرِ آخرت

شیخ طریقت، ولی کامل، مرد باصفا حضرت مولانا محمد منیر الدین صاحب رحمہ اللہ کی شخصیت اسم بامسمیٰ تھی، تقویٰ و طہارت، صدق و امانت، خشیت و معرفت اور حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سمندر ان کے قلب میں موجزن تھا، وہ صاحب نظر انسان تھے، وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کے بارے میں حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

"یاایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔"

ترجمہ: "اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔"

آپ کی ذات اہل دنیا کے لئے بے بدل نعمت تھی، آپ کی نسبت تصوف و طریقت کے دو سلسلوں سے تھی:

ا:..... سلسلہ عالیہ قادریہ سے سوات کے جلیل القدر عالم ربانی، شیخ طریقت حضرت مولانا محمد قمر صاحب سواتی رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز تھے۔

۲:..... سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سے حضرت الشیخ مولانا محمد عبدالمالک صاحب صدیقی رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز تھے، اس طرح دونوں سلسلوں کے طریق کا فیض آپ سے جاری تھا۔

آپ انتہائی خوش طبع اور مرنجان مرنج انسان تھے کہ شدید علالت اور مرض الموت میں بھی چہرہ مبارک گلاب کی طرح کھلا اور منور تھا، دنیا کی نعمتوں سے اس قدر بے نیاز گویا وہ حقیقت میں "عابر ی سبیل اللہ" تھے، تمام عمر خلق خدا کی اصلاح اور تشنگان راہ سلوک کو علوم ربانی کے بحر بیکراں سے سیراب کرتے رہے، الحمد للہ! مجھ ایسے ناچیز بندہ کو بھی حضرت کی کچھ قربت نصیب ہوئی دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت صراط مستقیم پر استقامت بخشے۔ (آمین)

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند
ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
گو نشیند در حضور اولیاء
یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریاء

حضرت کی زیارت کا شرف پہلی مرتبہ اس وقت حاصل ہوا جب حضرت ستمبر ۱۹۹۹ء میں بغرض علاج کراچی تشریف لائے تھے اور پہلی ملاقات میں ہی حضرت کی شفقت نے معتقد بنا لیا۔ ایک سال آٹھ ماہ کے عرصہ میں تین مرتبہ حضرت کے خانقاہ پر حاضری کا موقع ملا، جب بھی حاضر خدمت ہوا شفقت فرماتے ہوئے اپنے حجرے میں قیام کی تاکید فرماتے، یہ حجرہ مسجد کے قریب واقع ہے، حضرت کا معمول تھا کہ بعد نماز مغرب اپنے حجرے کو بند کر کے ذکر اللہ و مراقبہ میں مشغول رہتے تھے، اس دوران کسی کو ملاقات کی اجازت نہیں ہوتی تھی، رات تین بجے تہجد کے لئے مسجد تشریف لے جاتے اور پھر اشراق تک مسجد میں ہی رہتے تھے۔ فجر کی نماز کے فوراً بعد ذکر خفی یعنی "مراقبہ" اجتماعی طور پر کرواتے اور تمام نمازی بالتخصیص شریک ہوتے تھے، ذکر سے فارغ ہونے کے بعد طلبہ کو حدیث شریف کا درس دیتے تھے۔

میری آخری ملاقات مورخہ ۱۱ محرم الحرام بروز جمعہ بعد نماز جمعہ ہوئی، اس وقت نقاہت کی وجہ سے کچھ غنودگی کی کیفیت تھی، میں نے عرض کیا حضرت مجھے کچھ نصیحت فرما دیں تو فرمایا:

"تقویٰ اختیار کرو یہ سب سے بڑی چیز ہے"

اس کے بعد فرمایا "امام غزالی کی کتاب "تبلیغ دین" کا مطالعہ کثرت سے کیا کرو اور اذکار کی پابندی کرو"۔ اس کے بعد اسی رات تقریباً ساڑھے دس بجے میں رخصت ہونے کی اجازت اور زیارت کیلئے حاضر ہوا (جو آخری ملاقات) ثابت ہوئی۔

حضرتؒ کے معمولات:

شدید مرض اور کمزوری میں بھی نماز کے اوقات میں بے چین ہو جاتے اور وضو کر کے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کی خواہش ہوتی مگر انتہائی نقاہت کے باعث بیٹھ کر نماز ادا فرماتے۔

تمام معمولات کے علاوہ روزانہ کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت فرماتے اور ہر تیسرے روز ایک مرتبہ قرآن کریم ختم ہو جاتا تھا۔

ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ میرا آخری وقت مدینہ منورہ میں گزرے اور مجھے جنت البقیع میں دفن ہونا نصیب ہو جائے...... مگر مشیت ایزدی کو کچھ اور ہی منظور تھا کہ جنت البقیع کے بجائے براہ راست جنت میں پہنچ گئے، اور داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے آپ کی روح مبارک "فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی" کا مصداق بن گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرتؒ نے اپنے سوگواروں میں اہلیہ، سات بیٹے اور پانچ بیٹیوں کے علاوہ ہزاروں عقیدت مندوں، متعلقین و متوسلین کو چھوڑا ہے۔ اپنے صاحبزادگان میں سے دو کو اپنے سلسلے کی اجازت مرحمت فرمائی، سب سے بڑے صاحبزادے مولانا قاری عبداللہ منیر صاحب کو اپنی زندگی میں ہی محافل ذکر منعقد کرانے کی اجازت دے دی تھی، جبکہ دوسرے صاحبزادے جناب قاری عبدالرحمن صاحب کو بھی اجازت حاصل ہے۔

اللہ پاک کے حضور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور خاص طور پر حضرت مولانا منیر الدینؒ کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆..................☆☆

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ

الٰہی میں ہوں بس خطا وار تیرا — مجھے بخش دے نام غفار تیرا
الٰہی بتا چھوڑ کر سرکار تیری — کہاں جائے اب بندۂ لاچار تیرا
دوا یا رضا کیا کروں یا الٰہی! — کہ دارو بھی تیری اور آزار تیرا
مرض لا دوا کی دوا کس سے چاہوں — تو شافی ہے میرا میں بیمار تیرا
الٰہی میں سب چھوڑ گھر بار اپنا — لیا ہے پکڑ اب تو دربار تیرا
سوا تیرے کوئی نہیں اپنا یارب! — تو مولا ہے میں عبد بیکار تیرا
کہاں جائے جس کا نہیں کوئی تجھ بن — کسے ڈھونڈے جو ہو طلب گار تیرا
رہے گا نہ کچھ نقد عصیاں سے میرا — لگے گا جو رحمت کا بازار تیرا
سدا خواب غفلت میں سوتا رہا میں — نہ اک دم ہوا آہ بیدار تیرا
چلا نفس و شیطاں کے احکام پہ میں — نہ مانا کوئی حکم زنہار تیرا
مری مشکلیں ہوویں آسان یک دم — جو ہووے کرم مجھ پہ اک بار تیرا
خبر لیجئے اس دن بھی میری الٰہی — کھلے جب کہ بخشش کا بازار تیرا
گناہ میرے حد سے زیادہ ہیں یارب — مجھے چاہئے رحم بسیار تیرا
کوئی تجھ سے کچھ، کوئی کچھ چاہتا ہے — میں تجھ سے ہوں یارب طلب گار تیرا

الٰہی ہو میری مناجات مقبول
کہ تو دے... بگڑتا ہرگز نہیں کار تیرا

(مں)

ایکسپورٹ تھا اور اس سے پہلے کوئٹہ اور پشاور میں کلکٹر رہ چکا تھا، دونوں جگہ اسمگلنگ میں ملوث ہونے کے باعث اس کے خلاف حساس اداروں نے تحقیقات شروع کردی تھیں۔ ریاض احمد ملک نے زاہد محمود کا نام فہرست سے خارج کرکے اسے فوری طور پر چھٹی دے کر امریکہ بھجوا دیا تاکہ بعد میں اس کی گرفتاری کا خطرہ نہ رہے۔ زاہد محمود کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ریاض احمد ملک کے مالی معاملات کی دیکھ بھال بھی کرتا تھا۔ زاہد محمود کے فرار کے بعد اب اس کا نام ای سی ایل میں ڈال دیا گیا ہے۔ فہرست میں ایک اور نام ایڈیشنل کلکٹر محمد یحییٰ کا تھا۔ یہ اعلان شدہ قادیانی افسر ہے اور پام آئل کیس میں مکمل طور پر ملوث تھا۔ تاہم فہرست سے اس کا نام بھی ریاض احمد ملک نے نکالا اور اسے دیانت دار قرار دے کر بچالیا۔ فہرست سے جو دیگر نام خارج کیے گئے ان میں شاہد بشر کلکٹر سیلز ٹیکس بھی تھے جنہیں بدعنوانیوں کے باعث ۹۸ء میں او ایس ڈی بنا دیا گیا تھا اسی طرح ریٹائرڈ میجر جاوید مرزا بھی تھے جنہیں بدعنوانیوں کے سبب ۹۹ء میں او ایس ڈی بنا دیا گیا تھا میجر جاوید اور حسن سردار کا نام ملکہ ترنم نور جہاں کی سفارش پر فہرست سے غائب کیا گیا۔ فہرست سے بدعنوان افسر افتخار قطب کلکٹر سیلز ٹیکس کا نام بھی نکالا گیا ان کی سفارش سرفراز احمد خان ممبر سیلز ٹیکس نے کی تھی۔ سرفراز ہی کی سفارش پر علی شیر ملہن کلکٹر حیدرآباد کا نام بھی بدعنوان افسروں کی فہرست سے خارج کیا گیا جو ۱۸ گریڈ کے تھے لیکن ۲۰ گریڈ کی پوسٹ پر کام کررہے تھے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ سی بی آر کے چیئرمین ریاض نقوی، افتخار قطب اور علی شیر کا نام خارج کرنے کے سخت خلاف تھے ان کا کہنا تھا کہ ان کے پاس ثبوت ہیں کہ یہ دونوں افراد رقم پہنچاتے ہیں تاہم اس کے باوجود ان دونوں افسروں کو بچالیا گیا۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ فہرست بنانے والے چار افسروں پر مشتمل کمیٹی میں دو کے خلاف خود چیئرمین سی بی آر لکھ کر دے چکے تھے کہ یہ بدعنوان ہیں اور ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے، یہ دو افسر جہانگیر اور انور علی تھے جبکہ تیسرے ریاض ملک قادیانی تھے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ چیئرمین سی بی آر ریاض نقوی نے کبھی آپریشنل پوزیشن پر کام نہیں کیا۔ ان کا تمام کیریئر سیکرٹریٹ اور وہ بھی اسلام آباد میں گزرا ہے۔ انہوں نے فہرستوں کی حتمی تیاری کا مکمل کام قادیانی ریاض ملک پر چھوڑ دیا تھا۔ ریاض احمد ملک سی بی آر کا اگلا چیئرمین بننے کی شدید خواہش رکھتے ہیں۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ وزیر خزانہ کی پریس کانفرنس میں معطل کیے جانے والے افسروں کی تعداد اور جاری کی جانے والی فہرست میں تعداد کا فرق اس لئے آیا ہے کہ ریاض احمد ملک نے پہلی فہرست میں شامل قادیانی افسروں کے نام نکال دیے اور مسلمان افسروں کے نام شامل کردیے تھے۔

(بشکریہ ہفت روزہ "تکبیر" کراچی ۱۳ جولائی ۲۰۰۰ء)

ضروری اطلاع

برائے قارئین ختم نبوت

یہ بات آپ حضرات کے علم میں ہے کہ ہفت روزہ "ختم نبوت" کا اجراء خالصتاً دینی مقاصد خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا تھا نہ کہ تجارتی طور پر۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی اشاعت کے روز اول سے لے کر آج تک ہم نے اس کی قیمت میں سوائے ایک مرتبہ کے اضافہ نہیں کیا اور وہ بھی مجبوراً کیونکہ پرچہ بہت زیادہ خسارہ میں چل رہا تھا، اور کسی بھی دینی جریدے کے تسلسل کو باقی رکھنے کے لئے قارئین کا تعاون ازحد ضروری ہوتا ہے۔ آپ اس بات سے بھی بخوبی واقف ہوں گے کہ کاغذ اور پرنٹنگ کی قیمت میں بے پناہ اضافہ کے علاوہ حکومت پاکستان نے دیگر اشیائے ضروریہ کی گرانی کے ساتھ ساتھ دینی رسائل اور جرائد کے ڈاک خرچ میں بھی بے پناہ اضافہ کردیا ہے، جس سے رسائل و جرائد کو دور دراز علاقوں، اندرون و بیرون ممالک میں پہنچانا انتہائی مشکل ہوگیا ہے۔ قارئین حضرات کو معلوم ہے کہ شروع شروع میں حکومت کی جانب سے تمام دینی رسائل و جرائد کو یہ سہولت مہیا کی گئی تھی کہ کراچی سے خیبر تک ڈاک خرچ صرف پانچ پیسے تھا، اس کے بعد گرانی میں مزید اضافہ ہوا ایک دم بیس پیسے کا اضافہ کرکے ڈاک خرچ ۲۵ پیسے کردیا گیا، یہ سلسلہ عرصہ تک قائم رہا اور اب موجودہ حکومت نے تو پرچے کی ترسیل کو اور بھی زیادہ مشکل بنادیا ہے، یہاں تک کہ ڈاک خرچ ۲۵ پیسے سے بڑھا کر ایک روپیہ کردیا ہے۔ ایسی صورت میں جبکہ کاغذ اور پرنٹنگ میں بھی بے پناہ اضافہ ہوچکا ہے اور ڈاک خرچ اس کے علاوہ ایسی صورت میں پرچے کے خسارہ میں ناقابل برداشت حد تک اضافہ ہوگیا ہے۔ چنانچہ مجبوراً پرچے کی قیمت میں ۲ روپے کا اضافہ کیا جارہا ہے۔ پرچہ پر لاگت تقریباً دس روپے آتی ہے۔

امید ہے کہ جاں نثاران ختم نبوت اور قارئین ہفت روزہ "ختم نبوت" اس معمولی اضافہ کو ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر دل و جان سے قبول کرتے ہوئے حسب سابق تعاون جاری رکھیں گے۔

نوٹ: مندرجہ بالا اضافہ کا اطلاق جلد: ۲۰ کے شمارہ: ۹ سے ہوگا۔ (انشاء اللہ)

اب خریداری کا سالانہ چندہ: ۳۵۰ روپے .... ششماہی: ۱۷۵ روپے

تحریر: (مولانا) محمد اشرف کھوکھر

توضیح و تشریح الرزاق ﷻ

اگرچہ زمانہ تخلیق کو ناپنے کا کوئی آلہ موجود نہیں ہے تاہم سائنسدانوں کی قیاس آرائی کے مطابق انسان کو اپنی موجودہ شکل وصورت میں اس کرہ ارض پر وجود میں آئے تقریباً دس ہزار سال گزرے ہیں وہ شروع دن سے خوراک، مکان اور تلاش "رزق" میں صحرانوردی کی زندگی بسر کرتا رہا اور جب بھی اس "حصول رزق" کی راہ میں کوئی رکاوٹ حائل ہوئی، اس نے انسانی خون بہانے سے اعراض نہیں کیا۔ اس صورت حال کا ذکر قرآن مجید میں اللہ رب العزت اور فرشتوں کے مابین مکالمے کے انداز میں موجود ہے۔ تخلیق انسان کے بارے میں فرشتوں نے دریافت کیا تھا کہ:

"اے رب العالمین! کیا تو ایک ایسی ہستی کو پیدا کرنا چاہتا ہے جو کرۂ ارض پر ہر روز ایک نیا ہنگامہ کھڑا کرے گی اور خون بہانے سے باز نہیں آئے گی۔"

(سورۂ بقرہ)

یہاں ہمارا مقصود تخلیق انسان کی تشریح نہیں ہے بلکہ الرزاق ﷻ "رزق" اور حصول رزق کی تگ ودو، جستجو، کوشش، جہد مسلسل کے بارے میں اپنی کم مائیگی علمی کے اعتراف کے ساتھ بیان کرنا ہے۔

اللہ رب العزت نے بے شمار مخلوقات کو پیدا فرمایا اور انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔ انسان کو کرۂ ارض پر بھیجنے سے پہلے اللہ رب العزت جو کہ الرزاق ﷻ بھی ہے نے فراہمی رزق کا انتظام فرمادیا۔ مختلف انواع و اقسام کے رزق کرۂ ارض پر پیدا فرمادیئے، اناج، غلے، پھل اور میوہ جات سب کے سب نہ صرف انسان کے لئے بلکہ بے شمار دیگر مخلوقات کے لئے پیدا فرمادیئے۔ بری مخلوقات کے لئے ان کی فطرت کے مطابق رزق کی فراہمی کے اسباب پیدا فرمائے، بحری مخلوقات کے لئے بھی اور فضائی مخلوقات کے لئے بھی اسی الرزاق ﷻ نے فراہمی رزق کے بہترین انتظامات فرمائے ہیں۔

بچہ ابھی شکم مادر میں نہیں آیا ہوتا کہ الرزاق ﷻ نے اس کے رزق کا انتظام پہلے سے کردیا ہوتا ہے۔ بحکم خالق جب بچے کی پیدائش ہوجاتی ہے تو مادر مہربان کے سینے میں اس کی فطری ضرورت کے مطابق دودھ کی نہریں ننھے سے بچے کو بہترین رزق فراہم کرتی ہیں۔ جب ذرا بڑا ہوتا ہے ماں باپ کے ذریعے سے الرزاق ﷻ غذا، خوراک اور رزق کا بہترین انتظام کردیتا ہے۔ ہرن کے بچے کو دیکھئے پیدائش سے تھوڑے سے وقفے کے بعد اپنے پاؤں پر کھڑا ہوجاتا ہے اور تھوڑی سی دیر میں اپنی ماں کے تھنوں سے دودھ پینا شروع کردیتا ہے۔ اللہ رب العزت کیسی من موہنی جبلی خصوصیات سے نوازا ہے اسی طرح دیگر حیوانات کا معاملہ ہے۔

الرزاق ﷻ ہی اپنی مخلوق کے رزق کا ذمہ دار اور اپنے فضل واحسان کے طور پر اپنے بندوں تک رزق پہنچانے اور اسباب پیدا کرنے والا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین۔ (الذاریات: ۵۸)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کو روزی پہنچانے والا ہے قوت والا اور مضبوط ہے۔"

ندی، نالوں، دریاؤں اور سمندروں کی سطح آب سے آفتاب کی گرمی سے آبی بخارات کا اٹھنا، ہوا کے دوش پر سوار ہوکر بادلوں کی شکل اختیار کرنا بحکم خدا متوازن قطرات بارش میں زمین پر رحمت خداوندی کا برسنا اور پھر زمین کے خزانوں کا اگلنا، ایک بیج سے کونپل، کونپل سے پودا اور پودا سے پھول اور پھل یہ سب کا سب الرزاق ﷻ کے فراہمی رزق کے اسباب ہی تو ہیں۔ بے شک اللہ ہی بہترین رزق دینے والا ہے۔

جو جاندار جہاں ہے جس فطری ماحول میں ہے، الرزاق ﷻ نے فراہمی رزق کے اسباب بھی ویسے ہی پیدا کردیئے ہیں۔ مچھلی کو اپنے فطری ماحول پانی میں رزق مہیا کرنے کے اسباب پیدا فرمادیئے ہیں، اسی طرح ایک کیڑا زیر زمین رہنے والا ہے تو زمین کی تہوں میں اس کو رزق ملتا ہے اور اگر ایک کیڑا پہاڑ کی چوٹی میں برف کی سل کے اندر موجود ہوتا ہے تو الرزاق ﷻ اس کو وہاں رزق فراہم کرتے ہیں۔

"سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم"

اللہ رب العزت نے حصول رزق جبلی خصوصیات کی جو تمام جانداروں میں ودیعت کی ہے،

کھانا، پینا فطری امور میں سے ہے:

انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے

اس لئے دیگر حیوانات کی طرح خالق فطرت نے اسے آزاد نہیں چھوڑا ہے۔ زندگی کو آسان بنانے کے لئے جن امور پر زندگی موقوف ہے ان کی ہدایت اور رہنمائی بھی بذریعہ آسمانی ہدایات عطا فرمائی گئی ہے۔ انسانی حیات کی تعمیر و ترقی کے لئے اسلام نے حدود و قیود، کیت و کیفیت اور حلال و حرام کی تمیز بتائی ہے اور قرآن وسنت کی تعلیمات نے رزق کے حصول کے جائز طریقوں سے منع نہیں فرمایا بلکہ ناجائز طریقوں سے حاصل کئے گئے رزق کے استعمال سے نہ صرف منع فرمایا ہے بلکہ وعیدیں سنائی گئی ہیں۔

کمیونزم، سوشلزم اور دیگر مذاہب میں حلال و حرام کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے اخلاقی دیوالیہ پن واقع ہوا ہے۔

رزق حلال و حرام کی اقسام:

رزق حلال وحرام کی دو اقسام ہیں:

(۱) حرام لذاتہٖ، (۲) حرام لغیرہٖ۔

مثلاً بھیڑ حلال ہے لیکن اگر کوئی چوری کرکے ذبح کرے اور خود کھائے یا دوسروں کو کھلائے تو وہ حرام ہوگی۔ اگرچہ بھیڑ بذات خود تو حلال ہے لیکن جس ذریعہ سے استعمال کی گئی وہ حرام ہے۔

اگر کوئی شخص انتہائی، مشقت سے کمائی ہوئی رقم سے اشیائے کے خورد ونوش حاصل کرتا ہے تو اس کے تمام اعمال و اخلاق پر اچھا اثر پڑتا ہے اس لئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "الکاسب حبیب اللہ" اور اگر کوئی ناجائز ذرائع سے مثلاً چوری، ڈاکہ، دھوکہ فراڈ کے ذریعے سے کمائی ہوئی دھن دولت سے رزق حاصل کرتا ہے تو اس کے لئے یہ حرام ہے، اور اس کے اعتقادات، اعمال و اخلاق، نماز، روزہ، حج اور دیگر عبادات پر برا اثر پڑے گا، یہ تمام عبادات اللہ رب العزت کے ہاں ناقابل قبول ہوں گی۔ اللہ رب العزت کی حلال کی ہوئی چیزیں غیر اللہ کے نام پر ذبح کرکے کھانا بھی حرام کے زمرے میں آتا ہے۔ شرع متین نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے تو ان کے حرام کئے جانے کے مختلف اسباب ہوسکتے ہیں مثلاً نجاست، ایذاء رسانی، درندگی، مردار کھانے کی وجہ سے جو جانوروں میں گندی اور قبیح عادات واطوار پیدا ہوتے ہیں تو انہیں انسان کے لئے کھانا حرام قرار دے دیا گیا تاکہ انسانی اخلاق حسنہ متاثر نہ ہوں۔

اسلام چونکہ مکمل ضابطہ حیات ہے اس لئے مادہ اور معدہ پرستی سے منع کرتا ہے۔ رزق حلال تواضع و انکساری اور مسنون طریقوں سے کھانا، پینا باعث اجر وثواب ہے۔ اسلام نے رزق حلال کھانے پینے کی ابتداء و انتہا میں اللہ کے نام کے ساتھ ابتداء و انتہا کرنے کی تاکید فرمائی ہے اس لئے رزق حلال کھانے کے آغاز اور انتہا میں مسنون دعائیں اسلام نے سکھلا دی ہیں۔ انسانی صحت اور تندرستی کے لئے اعتدال کو مستحسن کہا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خیر الامور اوسطھا" ہر کام میں میانہ روی مستحسن ہے۔

انسانی صحت اور تندرستی کے لئے اسلام نے رزق حلال کھانے میں حد اعتدال کو ملحوظ رکھنا سکھایا ہے۔ مثلاً روزہ میں مسلمان اللہ کی حلال کی ہوئی اشیاء اور رزق کے کھانے پینے سے صرف اللہ کی رضا جوئی کے لئے رک جاتا ہے۔

دنیا میں تمام بگاڑ کا سبب حصول رزق میں انسانی حرص کا حد سے تجاوز کرنا قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ جو لوگ جائز و ناجائز کو ملحوظ رکھے بغیر اپنی تمام صلاحیتوں کو حصول رزق اور زن، زر، زمین کے زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے میں شب و روز مصروف و بے چین ہیں اور جو لوگ حد اعتدال سے تجاوز نہیں کرتے قناعت اختیار کرتے ہیں وہ چین وسکون کی زندگی میں ہیں اور حصول رزق حلال میں محنت، مشقت سے کام لیتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں ان کے لئے دنیا میں امن وسکون اور آخرت میں اجر ہوگا۔ مولانا الطاف حسین حالی فرماتے ہیں:

مشقت کی ذلت جنہوں نے اٹھائی
جہاں میں ملی ان کو آخر بڑائی
نہال اس گلستاں میں جتنے بڑھے ہیں
ہمیشہ وہ نیچے سے اوپر چڑھے ہیں

کسی بھی فرد، قوم اور ملک کی ترقی و خوشحالی اقتصادی آسودگی کی مرہون منت ہوتی ہے۔ جہاں ملکی اقتدار پر متمکن لوگ عوام الناس میں مواقع کی فراہمی میں بندر بانٹ کا معاملہ کریں وہاں تعمیر و ترقی کیسے ممکن ہے؟ جس ملک میں خوانین، جاگیرداروں، وڈیروں اور "پدرم سلطان بود" کے نعرہ لگانے والوں کی کثرت ہو، جہاں غریب طبقہ کے محنت کش افراد "پدرم سلطان بود" کے نعرہ لگانے والوں کے غلام ہوں جہاں مزدور کو مزدوری نہ ملے، اگر ملے تو پوری نہ ملے، حصول رزق حلال کی تگ و دو کوشش اور جہد مسلسل کو سبوتاژ کردیا جائے وہ قوم و ملک بھلا کیسے تعمیر و ترقی کی اوج ثریا تک پہنچ سکتی ہے؟

اللہ رب العزت الرزاق ﷻ ہے اور رزق کی فراہمی کا نہ صرف وعدہ کیا ہے بلکہ فرش خاکی کو "رزق حلال" سے مزین کر رکھا ہے۔ رہی حصول رزق میں توکل کی بات تو صرف ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ جانا توکل نہیں کہلاتا۔ توکل علی اللہ کا مطلب یہ ہے:

توکل کا یہ مطلب ہے کہ خنجر تیز رکھ اپنا
انجام اس کی تیزی کا مقدر کے حوالے کر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے زیرِ اہتمام

سولہویں سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوّت کانفرنس برمنگھم

۵ اگست ۲۰۱۰ء بروز اتوار بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ ابیلگریو روڈ برمنگھم صبح ۹ تا شام ۷ بجے

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا **خواجہ خان محمد** صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

- مسئلہ ختم نبوّت
- حیات و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام
- مسئلہ جہاد
- قادیانیت کے عقائد و عزائم
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور اُن کی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور اُن کا تعاقب جاری رکھیں گے

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوّت
35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 ، 9 ایچ زیڈ یو کے
فون : 0207-737-8199